اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر چہارم وپنجم وششم — جلد نہم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

فہرست مضامین

(۱) اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری۔

(جسمین ایک بیہودہ کا گذارش کی گئی ہے)

(۲) معاندین گنجد متعین کردی النماسات۔

۱۔ بابت باقیات

۲۔ بابت حصہ انگریزی

۳۔ شرح بابت ماہوار

(۳) گورنمنٹ کا شکریہ اور مسلمانوں کو مژدہ

(۴) انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز۔

(لائق توجہ گورنمنٹ)

(۵) اہلحدیث کا خطاب صحیح ہے اور دوسری اسلامی فرقون کا دل آزار نہین۔

(لائق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی پنجاب)

(۶) سرمہ چشم آریہ

(۷) البقیہ بعض و ہہاجر

(لائق ملاحظہ ترقی خواہان قوم)

(۸) تلخیص رسالہ علم الہیی عقلی

(۹) مضمون گور دوستانہ نصیحت۔

(۱۰) مشاورہ کا مشورہ

(جسمین نیچیدار و کہا یا ہے)

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے۔ خاص (روساء اہل اسلام بنظر اعانت سو عہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایتہ ہے روپیہ لئے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چہ روپیہ۔ رعایتی عہ۔ ادنی ۱۲ ا۔ آخری دعا ۱م اولا

ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور دہلی دروازہ

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا تھا دسمبر سے پہلے اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۵ اگست سے ۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا۔ اسی اثنا مین شملہ کا سفر پیش آگیا۔ اس سفر مین اکثر روزانہ

گشت رہتا تھا تمام ایام قیام شملہ مین کوئی ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ اس مین گورنمنٹ پنجاب یا گورنمنٹ آف انڈیا مین ایک دو دفعہ حاضر ہونیکا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ اور ایام سکون مین بھی ان ہی ضروریات کے متعلق خط و کتابت مین استغراق رہتا رسالہ کی مضمون نویسی کے لئے اگر وقت سالم بھی میسر آیا

اعلام

گذشتہ ملا کا جسکا اشتہار رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین

وکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا

موجودہ سلوک اُنکے وجوہات جو ان حضرات نے از خود پیش کئے ہیں وہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد (۸) اور اکثر اخباروں میں معہ جوابات درج ہو چکے ہیں۔

مزید برآن اجنکو وہ آئندہ کے لئے تجویز کر رہے ہیں) کی وجوہات وہ یہ الزامات پیش کیا کرتے ہیں۔

(۱) نواب صاحب نے بھوپال میں آٹھ یا نو خون بھی کئے یا کرائے ہیں۔

(۲) مسے دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بھجوائے ہیں۔

(۳) مجموعہ خطب - ہدایت السائل - ترجمان وہابیہ - اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابیں گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کی اور ان میں گورنمنٹ کے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے۔

علاوہ الزامات مذکور (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت میں مذہبی رعایت (۴) مذاہب رعایا (ہنود و شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست میں بیجا تشدد (جسکے سبب سے سات ہزار آدمی جلاوطن ہو گئے ہیں (۶) وہابی مذہب کی تائید و اشاعت وغیرہ وغیرہ اور انکے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات کوہ نور - رفیق ہند - شحنہ ہند - سفیر - عالم تحفۃ الاخیار - ریاض الاخبار - اردو گائیڈ - شحنہ ہند - میرٹھ نزہت - ٹریبیون - وغیرہ وغیرہ میں جنکی تعداد اخبار مخالفین نواب صاحب سے زیادہ ہے درج ہیں - بھوپال کے اخبار دبدبہ الملک نے اپنے پرچہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں اخبارات موافق و مخالف نواب صاحب کا موازنہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیا - بہت سے موافقین کو مخالفین میں شمار کر دیا ہے - اس امر کی تصدیق ناظرین کو اصل اخبارات یا اُن اخبارات کے ملاحظہ سے ہو سکتی ہے - جنمیں اُن اخبار پر ریویو کیا گیا ہے (جیسے شحنہ ہند و کوہ نور وغیرہ) - اِن الزامات کے مقابل میں جو نواب صاحب کی حسن انتظامیاں اور ریاست کی اصلاحیں بیان کی گئی ہیں اُنکی تفصیل شحنہ ہند یکم فروری ۱۸۸۶ء اور میرٹھ نزہت ۱۴ اپریل ۱۸۸۶ء میں ہے جو ملاحظہ کے لائق ہے

دیکھو اخبار مذکور

نواب صاحب بہادر بھوپال اور انکے ملکی یا اسلامی کمالات

بعد بعض [illegible] آپ ان الزام (ترغیب جہاد و بغاوت) میں نواب صاحب [illegible]

کے ساتھ انکے گروہ (اہلحدیث) کے [illegible] اشخاص کو بھی شامل کرلیا اور گورنمنٹ کو یہ [illegible]

[illegible] گورنمنٹ انکو بھی [illegible] سزا دی۔

[illegible] جو اپنے آپ کو ابوالدرجات فرماتے ہیں (جن سے [illegible])

درجات [illegible] بہشت یا اسلام [illegible] (ان) ایسے جرم بغاوت و فساد میں اس گروہ [illegible]

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ مولانا اسمعیل شہید نے جہاد کیا سکھوں کی طرف

[illegible]

[illegible] کہا جاتا ہے کہ آج کل گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی [illegible]

[illegible] کے لوگ [illegible] شایع کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانی [illegible]

[illegible] گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو اپنا فرض جانتے ہیں۔

[illegible] ہیں انکے خیالوں میں یہ مسئلہ جہاد کبھی [illegible]

[illegible] انکے دماغ میں گذرا ہے۔ جہادی اور باغی صرف یہی لوگ ہیں

[illegible] ان پرجوش [illegible] کے

[illegible]

[illegible]

[illegible] گورنمنٹ دلی شکر [illegible]

---

۱ دیکھو [illegible] الاخبار [illegible] یکم مارچ ۱۸۸۶ء

۲ دیکھو سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

۳ دیکھو [illegible] الاخبار [illegible] و سراج الاخبار جہلم مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء

[illegible] نواب صاحب [illegible] بیگم صاحبہ [illegible] گورنمنٹ

[illegible] گورنمنٹ کے بڑے احسانمند ہیں۔

کہ انہوں نے نواب صاحب کی اندرونی اور اعضا کی شہادت کو انکے خلاف میں نہ سنا اور اسکو
اُس مواد فاسد سے جو ایک عضو فاسد (موروم و مائن) سے نکلتا ہے زیادہ نہ سمجھا۔

لہذا شکایت و افسوس کو ہم اپنے ہی اعضاء فاسد کا حق سمجھتے ہیں گورنمنٹ یا کسی
عہدہ دار گورنمنٹ کو اس افسوس کا محل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ بجائے اسکے ہم اپنے مہربان جناب
لارڈ ڈفرن بالقابہ اور اپنے ملک کے قدیم مربی سر لیپل گریفن کے تہ دل سے شکرگذار
ہیں کہ انہوں نے ازراہ ترحم ہمارے نواب صاحب کو اس درجہ سزا تک نہیں پہنچایا جس
درجہ تک ہمارے بھائیوں نے انکا پہنچانا تجویز کیا تھا۔

ان کے اسی ترحم کی نظر سے ہم اپنے ان بھائیوں کی شکایت بطور اپیل اپنے مہربان
لارڈ ڈفرن اور سر لیپل گریفن کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور ان سے امید رکھتے ہیں کہ
ہماری اس مضمون شکایت کو پڑھ کر وہ اور بھی ان بیانات سراپا بہتانات کو نظر مرحمت
سے ساقط کریں گے اور اگر کسیقدر اور کسی قسم کا مخالفانہ اثر ان بیانات کا انکے لوح خاطر
پہ جاگزین ہوا ہو تو وہ ملاحظہ اس مضمون کے بعد اسکو محو فرماوینگے - اور نواب صاحب بھوپال کو
خصوصاً اور گروہ اہل حدیث کو عموماً اپنی سلطنت کا سچا خیرخواہ و پورا وفادار خیال کرینگے۔
وہ شکایتیں یا بیانات یہی ہیں جن کے الزامات نمبروار ذکر کرکے انکے جوابات دیے جاتے ہیں

(۱) ہمارے بھائیوں کا یہ کہنا کہ نواب صاحب بھوپال نے آٹھ یا نو خون کیے یا کرائے
ایسا سفید جھوٹ ہے - کہ اسکے بیان و اثبات کی ضرورت نہیں ہے۔

نواب صاحب کے ایما یا سازش سے بھوپال میں ایک بھی خون ہو جاتا تو ہمارے بیدار مغز
و تحقیق مجسم سر لیپل گریفن صاحب بہادر کی ادنی توجہ سے دیرینہ اور پوشیدہ اور مخفی
مقدمات خون اکبر علی و صلاح الدین کی حقیقت ظاہر ہو گئی - اور ان لوگوں کو سخت سزا دی گئی ہے
اور انکے لائق و فائق آوردہ نواب عبد اللطیف خان صاحب بہادر سی - آئی ای کی بھی دو سال تک
نواب صاحب بھوپال کے ملکی اور جزئی امور میں دست اندازی و تفتیش و مخالفت رہی ہے

(۳) ایسا ہی دین محمد کی معرفت بھاری سو ڈوان کو روپیہ بھیجوانا سفید جھوٹ معلوم ہوتا ہے
جھوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکہ قیصر ہند کے مشیر با تدبیر اپنی اخبار میں فرماتے
ہیں کہ اگر دین محمد چالاکی سے کابل کی جانب نہ بھگا دیا جاتا تو سزا کے ملنے میں کوئی شک
نہ تھا

ہم اپنی قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہیں کہ وہ دین محمد تھوڑے دن ہوئے ہیں
کہ لاہور میں گرفتار ہو گیا ہے اور اسکا مقدمہ زیر تحقیقات ہے - اگر مقدمہ میں جسقدر نواب صاحب
بھوپال کی سازش آپ ثابت کر سکتے ہیں کریں - اور اسپر سزا مناسب دلوائیں ہم بھی جہانتک
ممکن ہے آپکو مدد دینے کے لئے حاضر ہیں - اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے باغیوں کو مدد
دینے والوں کے پھانسی پانے میں دل خوش - دین محمد نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت
میں اپنا بیان لکھایا ہے وہ صاف مظہر ہے کہ وہ نواب صاحب بھوپال کا جانی دشمن ہے
نہ راز دار اور وکیل - آیندہ عدالت کو اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ تعجب
سے کسی ذریعہ سے جو چاہیں نواب صاحب کے مخالف دین محمد سے کہلا لیں مگر یہ ملحوظ
خاطر رہے کہ دین محمد کے سابق حالات اور عدالت بھوپال میں اسکے مقدمات ایسے ثابت

دیکھو اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۲۳ فروری ۱۸۸۶ء جسمیں بعینہ یہ الفاظ درج ہیں -

ہم نے ایک واقف کار کی زبانی سنا ہے کہ اسسٹنٹ جوڈیشل لاہور کی عدالت میں دین محمد نے یہ بیان دیا تھا
کہ میں گو لفین صاحب کا فرستادہ ہوں اور نواب صاحب بھوپال کے مخالف بعض امور کا ثبوت بہم پہونچانے کو لاہور میں آیا ہوں
گو اس بیان دین محمد کی گرفن صاحب نے جن سے بذریعہ تار برقی اسکا حال دریافت کیا گیا تھا - تائید و تصدیق نہیں کی
مگر اس سے یہ تو بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ دین محمد نواب کا دشمن ہے اور درپے مخالفت نہ انکا ہمراز اور وکیل -

دین محمد بھوپال کا باشندہ ہے پہلے ہندو تھا (قوم کلال ہے) پھر مسلمان ہوا اور قدسیہ بیگم مرحوم کا (جنکی نواب صاحب
اور رئیسہ سے مخالفت ہے) معبر بن چکے ہیں ملازم ہوکر لوگونکو دھمکا کر اور مخبری کا ڈر سنا کر روپیہ وصول کرنا اسکا
پیشہ رہا ہے کہیں اور ہر جمعہ کو بھی روپیہ وصول کرتا رہا چنانچہ اخبار نصرت الاسلام بنارس میں اسکی نسبت ایک مستقل
مضمون چھپا درج ہو چکا ہے - وہ بنارس والوں کو کچھ روپیہ - چلا آیا ہے اسکی داو اور فریب اور لوگ کہیں -

ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف و قانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھ کہنا لائق اعتبار و سماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹکل مصلحت یا آپ جیسے مشیران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بھائیون نے نواب صاحب بھوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جھوٹ ملا دیا گیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ انکی بعض تصانیف مین بعض عبارات بے شک ایسی درج ہین جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جھوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے۔ حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوسرا یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا غلط قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ انکا صحیح مطلب اور ہے جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹

ایک دفعہ اس نے نواب صاحب بھوپال کو بھولا بھالا سمجھکر دھمکایا اور ایک عرضی کے ضمن مین یہ مضمون لکھکر پیش کیا کہ مجھے ایکہزار روپیہ دیدو ورنہ مین گریفن صاحب کے پاس تمہاری مخبری کرونگا کہ تمنے مجھے ایکہزار روپیہ دیکر لیپوی سید ان کے پاس بھیجا تھا اور ایکہزار روپیہ اور دینے کا وعدہ کیا تھا اب وہ ایکہزار روپیہ نہین دیتے۔ نواب صاحب نے اس عرضی کو عدالت فوجداری کے سپرد کیا جسپر بعد تحقیقات حسب ضابطہ وہ سزایاب ہوا۔ ایک دفعہ اس سے پہلے بھی اُسنے ایسی حرکت کی تھی جسپر اسکو سزا ملی تھی۔ چنانچہ سررشتہ عدالت فوجداری بھوپال مین ان مقدمات کی مثلین موجود ہین۔ ان حالات و مقدمات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اسکی کوئی بات نواب صاحب کے مخالف اپنے بچاؤ کے لئے وہ خود بناوے یا کسی کی ترغیب و ترہیب سے کہے) لائق اعتبار و سماعت نہین اگر ریاست بھوپال کی وفاداری اور سررشتہ عدالت بھوپال کی راستی کا گورنمنٹ کو یقین و اعتماد ہو۔

سوم - یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کیطرف منسوب کیا گیا ہے ان مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام و نشان بھی نہین ہے - ہم ان تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بہا ہیون کی بہ نقل و تفصیل ان مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے ہین بدلایل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انہون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دہوکہ کہایا ہو) امید رکہتے ہین کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو توجہ سے ملاحظہ فرما وینگے -

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد و فساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے - انکی کتاب دیوان خطب (یا موعظہ حسنہ ہے) اس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بہا ہیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اس غرض سے اس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چہپوایا ہے کہ عرب و مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش و اشتعال پیدا ہو -

اس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو صحیح ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تھا باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنے کی ترغیب ہے اور عربی زبان مین وہ کتاب اس غرض سے بنائی گئی اور مصر و عرب مین وہ اسی واسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو - سب غلط و دروغ ہے -

اس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے - بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین - اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا - مولانا اسمٰعیل شہید کا خطبہ تہا مولانا اسمٰعیل شہید کا سکہون سے (انکی مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد رہا - اسی جہاد کی ترغیب کے لئے وہ خطبہ انہون نے بنایا تہا - گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ انکا جہاد تھا - اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اس خطبہ مین صراحتاً یا کنایتاً ذکر ہے - بلکہ اس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجایز سمجھتے تھے -

اور یہ امر بر ملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے - چنانچہ انریبل سید احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱ جلد ۸ مین بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ ( ) منقول ہو چکا ہے -

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علما سالق کے خطبون کو جمع کیا تو مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کر دیا - اور اس کتاب کو ہندوستان مین چھپوا لیا - اور اس خیال سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن حدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بہ شرائط خاص (جو اسوقت تک قائم منفقہ ہین) واجب العمل ہوتا ہے نہ ہر حال واجب - اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحۃً یا اشارۃً کچھ ذکر و ترغیب نہین ہے -) اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف نہ سمجھا - یار لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا غنیمت سمجھکر بعض افسران گورنمنٹ کو نواب صاحب کیطرف سے بدظن کیا جسپر ۱۲ مارچ ۱۸۸۱ع کو کرنیل بینرمن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ بھوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے - نواب صاحب نے اس کتاب کی سبھی کاپیون کو جو اُنکو اسوقت میسر آئین جمع کرکے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا اور جب وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل نکال دیا - چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکہا سکتے ہین - اسمین اُس خطبہ جہاد کا کہین نام و نشان نہین ہے -

اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکہانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا -

---

* دیوان خطب کے پہلے اڈیشن کا ایک نسخہ جسمین وہ خطبہ درج ہے ہمارے پاس بھی موجود ہے - جو چاہے ہم اسکو وہ خطبہ دکہا سکتے ہین - ہم نے چاہا تھا کہ اپنی دعوے کی تصدیق کے لئے اس خطبہ کو نقل کرتے مگر خوف ہے کہ ہم بھی اسکی نقل کے سبب ترغیب جہاد کا الزام لگایا جائیگا ہم نے اسکی نقل کو مناسب نہین سمجھا -

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب دلانا اس کتاب یا خطبہ کے طبع کرانے سے انکا مقصود ہوتا تو وہ اسکو عربی زبان مین (جسکو ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا) نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا۔ تو مصر مین اسکو چھپوانے کے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اس مین سے نکال نہ دیتے

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبہ جہاد اس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تہا۔

اس بیان سے ناظرین با انصاف کو یقین ہو سکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہو سکتا۔ اور اس کتاب کی نسبت جو ہمارے بھائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ بجز اس امر کے کہ اسکے پہلے اڈیشن مین عام جہاد کا ذکر بھی نہ تہا۔ اور سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد و بغاوت کا الزام قایم کیا گیا ہے انکی کتاب ہدایۃ السایل ہے

(۸۸)

اس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اسکے صفحہ ۱۹ سے تک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ انگریزون کو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جائے۔ اور اسکے صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۲ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر ان سے چھڑانا مسلمانون پر واجب ہے۔ مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکھنا۔ اور ان کے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے۔ اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین لکھی ہین کہ مزید بران مقصود (۲۰)

نہین جیسے لفظ "شیطان" "خبیث" وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی نسبت بھی یہہ کہنا تو صحیح ہے کہ یہہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہہ صحیح نہین ہے کہ وہ مضامین نواب صاحب نے خود لکھے ہین۔ اور نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو مشتہر کرنے سے یہہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل ہین۔

پہلا مضمون جو اسمین صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسن بن جلال یمنی کا ہے اور اسکے رسالہ یا تبیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السایل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اسکا نام مع حوالہ بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۴ تک منقول ہین وہ سید عبد الباری یمنی کے رسالہ سیف بتار کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے انکا ذکر و حوالہ گو ہدایۃ السایل مین نواب صاحب نے نہین دیا۔ مگر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السایل سے تیسرے سال سنہ ۹۴ مین اونہون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۴ اصل عبارت سیف بتار کو نقل کیا ہے اسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہہ دونو اصل رسالے (یا تبیان۔ اور سیف بتار) بھی ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اسکو ہم دکھا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا ان رسایل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السایل مین نقل کرنا اور اوسکے ساتھ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر نکرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے ان ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سودان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کارروائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا۔ اور اُنپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا۔

نواب صاحب کی غرض ان مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے ہمارے قیاس و تجربہ و کاوشش کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا

اظہار رہے۔ اسکے سوائے اس سے انکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے اس قسم کی بلا تحقیق (دبلا نانی تردید) مضامین کے انکی کتابون مین درج ہونے کا ایک سبب اور بھی ہے جسکو ہم آزادی اور راست بازی سے ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اور نواب صاحب اور اونکے مقلد دوستون سے اسکے بیان ... معافی مانگ کر یہ استدعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو اس سبب کے اظہار و بیان مین حق گو و معذور سمجہین۔ طاعن و مخالف نواب صاحب خیال کریں نواب صاحب ہمارے مہربان دوست ہین ... اونسے بھی زیادہ دوست ہے لہذا ہم اُنکے پاس خاطر سے حق کو نہین چھوڑ سکتے۔

وہ سبب یہہ ہے

کہ نواب صاحب کو اپنے تصانیف مین تحقیق و تدقیق کا التزام نہین صرف جمع و تالیف انکو پیش نظر رہتی ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے مسایل کو محقق ہون۔ خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہون خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف مین درج کر دیتے ہین۔ یہ امر صرف ان ہی مسایل مین نہین پایا جاتا جنکو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسایل مین بھی انکا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی وغیرہ علماء) نے انکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور انکے بعض مسایل مین غلطی و تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کر دکہائی ہے کہ اسکو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہم کو اس سے بحث نہین کہ فلان امر مین حق و صحیح کونسا قول ہے۔ جب بعض علمی اور مذہبی مسایل مین انکا بلا تحقیق اقوال غیر کو نقل کرنے کا یہ حال ہے تو اِن مسایل مین جنکو گورنمنٹ اور پولیٹکل حالات سے تعلق ہے انکا اقوال غیر کو بلا رد و قدح نقل کرنا کون سے تعجب و اعتراض کا محل ہے۔

پولیٹکل معاملات اور ملکی حالات اور وقتی ضروریات و غیر ضروریات سے تو ہمارے نواب صاحب محض سادگی اور ناواقفی مین مبتلا ہین اور ایسے مضامین کے نتایج سے بالکل

نا آشنا ۔ لہذا ان مسایل کے نقل بلا تحقیق مین وہ اور بھی معذور رکھے جانے کے مستحق ہین
اور انکی اشاعت سے انپر یہ گمان کہ وہ اسمین ترغیب بغاوت و فساد کی نیت رکھتے ہین بالکل
صحیح نہین ہے ۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نہ کرسکے یہ ہے کہ انہی
کتاب ہدایت السایل مین اور جو اسکے بعد انہون نے کتابین تالیف کی ہین مسایل مذکورہ بالا کے
مخالف یہ مسایل بھی انہون درج کیے ہین ۔

(۱) ہندوستان کے بلاد دار الاسلام ہین نہ دار الحرب (جس سے سبھی مسایل مندرجہ صفحہ ۹۴
لغایت صفحہ ۱۰۴ انکی تعلیم رد ہوتے ہین ۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا و رعایا کا ہمیشہ کے لیے معاہدہ
دوستی ہوچکا ہے ۔ لہذا ہندوستان کے کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس
معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہے ۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تھا نہ
جہاد ۔

(۴) ہندوستان کو دار الحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے
مخالفت کرنا جایز نہین ہے ۔

(۵) اسوقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین ۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور
تک اور سندہ سے دکہن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کرسکتا ۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے ۔ اور خیرخواہ امن جوئے عامہ خلایق ہے ۔ وغیرہ وغیرہ

کتاب ہدایۃ السایل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے بیسوان سوال لکھا ہے کہ اسلامی
ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن و بھوپال وغیرہ دار الحرب ہین یا دار الاسلام
پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دار الاسلام ہین نہ

دار الحرب اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال و عبارات نقل کرکے اُنکے خاتمہ میں بصفحہ ۱۴۳ بطور نتیجہ یہ ذکر کیا ہے
لکھا ہے کہ "چون ہندوستان عموماً و ریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنا علی
ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ او لیس منہم لیس × × × × و فی الحال مختار و فتوای مشاہیر
فقہای حنفیہ ہند مثل علمای دہلی و رامپور و بھوپال و جز آن ہمین است کہ مملکت ہند خصوصاً ریاست
اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند کہ احتیاطاً اجعل ہذہ البلاد
دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہو لاء الشیاطین واللہ اعلم"

اور کتاب معواید العوائد میں بصفحہ (۴۴) احادیث مخالفت عذر کو بسط و تفصیل سے نقل کرکے
آپ نے فرمایا ہے "فقہ این احادیث کبیرہ بودن عذر و نقض عہد ست خواہ با مسلمان باشد
یا نا مسلمان و ہمین است مختار جمہور اہل علم و برین است عمل اہل اسلام قدیماً و حدیثاً و ازینجا ست
کہ ملوک و سلاطین و رؤسا با ہر کہ از اہل دولت و حکومت معاہدہ دوستی و معاہدہ عدم حرب
بجا آن میکنند در حفظ آن عہود و مواثیق تا آخر زمان میکوشند و نقض آنرا خلاف شرع
اسلام و منافی انصاف و داخل گناہ بزرگ و بیوفائی میشناسند و این معاہدہ کہ میان ملوک
و رؤسا صورت می بندد رعایای آن ریاست نیز در آن بدلالت تضمن و التزامی داخل
می باشند و ایفای آن عہد واجب است بر ذمہ ہمہ ایشان گو ذکر عہد رعایا در وقت
آن معاہدہ نیاید و ہمچو رئیس معاہد گویا از طرف ہمگنان عہد میبندد و نہ از طرف ذات خود تنہا و
معاہدہ و مہادنہ او عین اقرار و اعتراف تابعان اوست دیدہ باشی کہ در زمان غدر ہند
لشکریان دولت برطانیہ منحرف شدند و آنچہ کردند براہ نادانی کردند اما رؤسای ہند ہمچنان بمعاہدہ

* اس قسم کے الفاظ سے بھی ہمارے اسلامی بھائی نواب صاحب کا باغی ہونا نکالتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے
کہ یہ کسکے الفاظ ہیں اور نہ یہ سوچتے ہیں کہ مذہب کے لحاظ سے وہ حضرات خود انگریزوں کو کیا سمجھتے ہیں ہم
گمان نہیں کر سکتے کہ وہ انکو دل سے ایسا نہ سمجھتے ہوں۔ اور دین حق پر جانتے ہوں پھر انکا دوسروں
کے حق میں ان الفاظ کے سبب زبان طعن دراز کرنا کب مناسب ہے۔

نواب صاحب بھوپال اور انکے [illegible]

خود استوار ماندند و همین است شان [illegible] ایمان ایشان و دیگر [illegible]
آن کرده و نکث [illegible] احکام شریعت [illegible] در دین خود نیز [illegible]
عهد و ناکث عقد و مرتکب کبیره باشد و آنچه در سزا و پاداش آن روز حشر ببیند با درد [illegible]
این گویا که اینکس هم درین جهان خود را از اهل ایمان و عدل بیرون کرده و هم آن جهان بر خود
فاسد ساخته و چون مقتضی مدت عهد در شرائط العهد عدم غدر و شرع اسلام است پس بر ذمه
همت هر معاهد خواه از کدام ریاست باشد یا رعوی کدام دولت واجب است که تا آن
مدت معهود اندیشه نقض عهد معقود بخاطر نگذرانند و ظاهر آن است که عهود و مواثیق روسای هند
با دولت برطانیه نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن معقود شده است و در مسائل چنین مراد گشته که
در عهدنامها یکی هر واحد از انها مسطور است پس این زمره امرا و جماعه رؤسا را که معاهد
اند با این عهود معقوده و مؤبد هرگز نمی رسد که سر مو از مواثیق و اعترافات محرره مقبوله طرفین گردند
و خود را بشکستن این اقرارات و اختیار غدر رات و انکار جهاد داشته و بخوان رسوای دنیا و
آخرت گردانند و بپاداش آن در هر دو جهان خوار و بی مقدار گردند"

اور اسی کتاب (موائد العوائد) میں بصفحہ ۲۴۲ آپ نے لکھا ہے "مناقب جہاد
در راه خدا که در قرآن و کتب دین وارد است ثبوت فضیلت و ترتیب اجر موعود بر آن
منوط است بحصول شرائط و احکام صادقه آن و رنه چنین جهاد که امروز عام مسلمانان از
سبب فوز خود به نجات و بلوغ بدرجه شهادت گمان کنند فتنه بیش نیست و
احدی از اهل علم و معرفت بشریعت اسلام بسوی آن نرفته چنانچه در زمانه برگشتگی افواج
و عساکر دولت انگلشیه در مملکت هندوستان از راجایان و نوابان و دیگر مردم برخاستند
و با حکام فرنگ معرکه حرب و ضرب آراستند و بیهوده خیال کردند که این جهاد است و نوبت
تا آنجا رسید که زنان و طفلان بیچاره را پاره پاره ساختند و بآتش غم و غصه سوختند
حالانکه این حرکت بی برکت ایشان محض خلاف شرع اسلام بود و هر که امروز آنچنان کند

کہ آنہا در زمان غدر کردند حکم او ہمان حکم آن کسانست چہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد از در آمدن در قبضۂ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوے حنفیہ آن است کہ دار اسلام است و چون بر اسلام باقی ماند جہاد دران ہیچ چہ بلکہ گناہے از گناہ و کبیرہ از کبائر باشد و نزد بعضے کہ دار حرب است مثل علماء دہلی و ہرکہ موافق ایشان درین مدارک و مسائل ہم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواہ حکام انگلشیہ باشند یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکہ تا از دار حرب ہجرت گزیدہ رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیفگندہ اند در سرزمین دار الحرب نشستہ جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوہ آن از برای جہاد شرط نخستین بیعت کردن امت با کسی کہ او صادق امامت بر وجہ کمال داشتہ باشد و اہل حل و عقد آنرا پسند کنند و مردم دانشمند صاحب رائے امامت او را قبول دارند و بعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند باغی و واجب القتل باشد و دران معرکہ زن و طفل را نکشند و این ہمہ شروط در زمان غدر مذکور یکقلم مفقود بود و تا زمان حاضر وقت موجود نیز معدوم است پس بربنائے شعر لقیہ اسلام ہیچکے را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکہ اندیشۂ آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد۔"

اور کتاب سیادۃ حسنٰی حسبیہ میں بصفحہ ۱۸۷ آپنے لکھا ہے "پس بالیقین میتوان گفت کہ امروز در مملکت ہندوستان کہ کلکتہ تا پشاور و از گجرات سندہ تا دکن مثلاً در چہار ربع کسے نباشد کہ مستعد جواز جہاد و قتال یا دولت برٹش خواہد بود زیرا کہ شروط این عمل یکسر درین وقت درین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید۔"

اور کتاب ترجمان وہابیہ میں جسکو ہمارے بھائیون نے نواب صاحب کی بغاوت پر ایک دلیل ٹھہرایا ہے آپ نے بصفحہ (۷) اخبار تیرہوین صدی آگرہ [illegible]

[illegible] آدمی کا اور اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی مخالفت میں رسایل تالیف کرنا اور
ہندوستان کو [illegible] اسلام لکھا نقل کرکے بصفحہ ۱۷۱ کہا ہے کہ جنہوں نے اپنی کتابوں میں مطابق مذہب
حنفیہ ہندوستان کو دارالاسلام لکھا اور فقدان شرائط جہاد کا مسلک میں ذکر کیا ہے جسکا عہد
تیرھوین صدی میں ہو گیا ہے۔ یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اس بحث پر جو کلکتہ
میں ہوئی اور اسمین مولوی عبداللطیف خان صاحب بہادر سی آئی اسنے کوشش
فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب میں کتاب بنائی
کیونکہ اس ریاست بھوپال میں آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھ چرچا نہیں ہے کہ ریاست
اور [illegible] ولایت کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے
اس سنہ ۱۲ ہجری میں بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کی
[illegible] تحریرات مذکورہ کو موافق مخالفان اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً

× × × × × × × × × ×

[illegible] کتاب نمبر ۳ ۔ نام دربارہ جہاد وہجرت بزمانہ جنگ غدر وغیرہ
لکھی تھی اسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرائط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ میں
مفقود ہے بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت
مین اپنے استاذ الاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی
ہے کہ [illegible] درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام
[illegible] و امن جو سے عامہ خلایق ہو۔ اور بصفحہ ۱۲۸ کے کہا ہے معہذا
[illegible] حدیث یہ خواہ قدما ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے
[illegible] کا معاملہ ہم ہرگز اسباب کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے
ان [illegible] کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق صحیح سے غافل ہین کوئی شخص بھی اہل علم
و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ بالخصوص

فرض ہے یا اس وقت میں شروط جہاد موجود ہیں اور اس میں بصفحہ ۷۹ کہا ہے - اور وہ
جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے
ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السائل میں
اولاً اور کتاب روض خصیب میں ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور ناجایز ہونا جہاد کا
ہندوستان میں کتاب موائد العوائد میں ثالثاً اور حال وہابیوں کا تواریخ علماء بھوپال سے
کتاب تاج مکلل میں رابعاً لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ بغاوت جو ہندوستان میں بزمانہ
غدر ہوئی اسکا نام جہاد رکھنا ان لوگون کا کام ہے - جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہیں ہیں
اور ملک میں فساد ڈالنا - اور امن کو اُٹھانا چاہتے ہیں - جب تک کوئی شخص متصف
بہ صفت امام شرعی نہو اور سب منتظمان و عقلاء ملک کا اوسپر اتفاق نہو اور وہ خاص
قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہو اور سب اُسکو قبول کریں اور اسکی اطاعت اپنے حق میں
فرض جانیں اور سب شرائط دعوت اسلام اور تجہیز جہاد کے موجود ہون اوسوقت
جہاد ہوسکتا ہے - سوا ان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا میں مفقود ہے - اور وہ شرائط
بالکل معدوم - مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے
کتب اسلام میں کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہیں ہوسکتا"

اسی مضمون کی عبارات انکی اور تصنیفات میں بھی درج ہیں جو بخوف طول منقول نہیں
ہوئیں ان عبارات و مسائل کو دیکھکر کس و ناکس کو بشرطیکہ انکو نواب صاحب
یا اُنکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو یقین حاصل ہوسکتا ہے کہ جو عبارات و مسائل
گورنمنٹ کے مخالف انکی کتاب ہدایۃ السائل میں رسالہ بانیان و سیف تبار سے منقول
ہوئے ہیں انکی نقل سے انکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون میں جوش پھیلانا
اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہیں ہے - اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسائل
کے مطابق ہے - نواب صاحب کا دلی اعتقاد ان مسائل کے موافق ہوتا اور انکی نقل

(اشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا) انکا مقصود ہوتا تو اس دلی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ انسے عمل مین نہ آتا۔ اسی کتاب ہدایة السایل مین اور سالہا سال اُسکے بعد متعدد کتابون مین اِن مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورنمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اُردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے۔ اور اِس ذراسی موہوم و خیالی اشتعال کو وہ اسقدر متواتر پانی ڈالکر نہ بوجہاتے۔

انکی ان عبارات و مسایل سے (جو ہم نے انکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایک دو دفعہ بضمن کلام غیر انکی قلم سے نکل گیا ہے۔ بلکہ انکا دلی اعتقاد یہی ہے جو سالہا سال سے بکرات و مرات انکے دل و زبان و قلم سے نکل رہا ہے۔ اور اِن مسایل بانیان و سیف تاری کی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اِس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے یا بغیر کسی غرض کے محض سادگی و نتایج کلام سے بے خبری و عادت عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب انکی قلم سے وہ مسایل غیر نکل گئے ہین۔ ہماری اس تجویز اخیر (عدم تحقیق و بے ضبطی) کا موید ہم کو انکی کتاب العبرہ فی مسایل الجہاد و الہجرہ کا ایک فقرہ مخبر یہ تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین۔ آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۲۷) ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال محدثین و فقہاء نقل کرکے فرماتے ہین۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جسکا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو۔ اور دل کی

وعندی ان هذه المسئلة من المشتبهات التی لم یظهر حکمها علی وجه یحصل منه ثلج الصدر و یذهب به عطش الفواد ولنا تردد فی حررتها فی هدایة السائل الی ادلة المسائل

مقیدا بالمذهب الحنفی الدال علی ان بلاد الهند دیار الاسلام وکتبها فی موضع اخر علی طریقة اهل الحدیث الدالة علی انها دیار الکفر وجمعت هنا بین المذهبین فی النوعین لم اقطع لشیء من ذلک (العبرہ)

پیاس دور ہو یہی وجہ ہے کہ تم مجھے دیکھتے ہو کہ مینے ہدایۃ السایل مین حنفی مذہب کا پابند ہوکر لکھا ہے کہ ہند دار الاسلام ہے - اور جگہہ محدثین کے (بعض محدثین دہلی کو مراد رکھتے ہین - جنکے اقوال نقل کئے ہین - نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) مین مینے گہہ اور پچھلی (دونوں) کے اقوال کو جمع کردیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہین کیا۔"

اس عبارت مین ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے - اور اس امر کی پوری تصدیق کہ ہمارے نواب صاحب کو جیسا کہ نقل اقوال غیر مین تحقیق حق کا التزام نہین ہے - اور آپ اپنی تصانیف مین اقوال غیر مخالف اعتقاد کو بھی نقل کردیا کرتے ہین پھر ان مسایل کو جو رسالہ بانیان وسیف تبار مین انہون نے نقل کئے ہین انکا دلی اعتقاد سمجھنا اور انکی اشاعت سے انکی بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے - بالجملہ ان عبارات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہین ہے - ہان عدم تثبت سے ضبطی نا واقفی وغیرہ وغیرہ علمی الزام جو قایم کرو سو لایق تسلیم ہے ولیس

ہمارے ایک اسلامی بھائی کارسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات و مسایل متضمن خیرخواہی اطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ (۷) مین یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل و عبارات ڈر کے مارے اور اُسوقت لکھی گئی ہین - جبکہ نواب صاحب کا انگریزون سے جہاد کی اشتعالک مین کتابین تصنیف کرنا - اور انکو ہندوستان تمام اور روم و عرب مین بادہ شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ دارون کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا - اس امر پر مولوی صدیق حسن نے اطلاع پاکر پہلی کتابون کے مخالف لکھنا شروع کیا اور اپنے ہم مشربون کو بھی بھوپال آگرہ و لاہور مین (اس سے شاید اشاعۃ السنہ کیطرف

شمارہ ۲ (و) جہاد کی بُرائی لکھنے پر مامور کیا ہے"

پہر بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد" یہ بات بہولکر اس اخبار کے صفحہ ۸ مین اسکے خلاف کیا - اور یہ کہدیا کہ یہ مسایل و عبارات اس بلا (سزا و ادحال) کے خوف سے لکھی اور لکہوائی گئی تہین - جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہو چکا تہا۔

ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کا رسپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے کلام منقول سابق مین عموماً اہلحدیث کے حق مین فرما چکے ہین - کہ انکی تحریرات متضمن مخالفت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے - دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنے کو فرض جانتے ہین - انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایۃ السایل (جو رسالہ بانیان وسیف تبار سے منقول ہین) دل سے ہین - اور یہ آخری عبارات و مسایل (جو ہم نے انکی تصانیف سے نقل کئے ہین) صرف زبان سے - اور اسپر مولوی اسمعیل کا جہاد شاہد ہے

اس اپیل مین ان حضرات کے مغالطات و افترا ات کا جواب دینا بہی ضروریات سے ہے

پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزون سے جہاد کی ترغیب و اشتعال مین کتابین تصنیف کر کے ہندوستان مین کم اور ممالک روم و عرب مین زیادہ شایع کی ہین سراپا دروغ بے فروغ ہے - جس قدر ممالک روم مصر و عرب مین نواب صاحب کی کتابین شایع ہوئی ہین انمین ایک کتاب بہی ایسی نہین ہے - جسمین انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہو

...... مین نواب صاحب کی یہ کتابین چہپی ہین - جنکو مہتمم الجوائب نے خود بلا درخواست و ترغیب نواب ... نے ذاتی فائدہ کے لئے چہاپا ہے - بلغہ در علم لغت - لقطۃ العجلان در تاریخ - نشوۃ السکران در علم ادب (التحریر) علم الخفاق در علم اشتقاق مصر مین جو کتابین آپنے چہپوائی ہین - انکی فہرست یہ ہے - فتح الباری شرح صحیح البخاری - تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر - نزل الابرار در علم ادعیہ و اذکار - نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار - خلاصہ اسماء الرجال - رسالہ وصایا ابن عربی - رسالہ لبشارت بر اعمال صالحہ - کتاب احکام مستورات - الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ "

اس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو
وہ کم سے کم ان کتابون مین ایک کتاب ایسی بتا دے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے -
اور اسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کہل گیا - تب نواب صاحب نے
اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی مخالفت مین کتابین تصنیف کین
اول تو محض دروغ ہے - جنرل ڈیلی ریزیڈنٹ یا کرنل بنرمن پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت
صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض
ہوا تہا - مضامین ہدایۃ السائل وغیرہ پر کچہہ اعتراض نہین ہوا تہا - یہی وجہ ہے کہ معافی قصور
اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ۱۱ مارچ ۱۸۸۱ع کو بواسطہ کرنل بنرمن ہوئی تھی) معافی نامہ و اشاعت
ہدایۃ السائل کو داخل نہین سمجہا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے - اسمین یہ
فقرہ صاف طور پر بہی درج ہے کہ گذشتہ ۱۸۸۱ع مین گورنمنٹ کو اس کتاب (ہدایۃ السائل) کے
وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تہا" پہر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السائل کا
علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چہاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے - ۹

ثانیاً یہ بات صحیح و راست ہے تو یہ محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت - اس
سے نواب صاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو ان مضامین کا مخالف
منشاء گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اُنہون نے حسب منشاء گورنمنٹ ان مضامین کا خلاف مشتہر
کرنا شروع کیا - اس سے پہلے ان مضامین کو اُنہون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجہا اور نادانستگی
و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تہا - اس صورت مین اُنہون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو
مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تہوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہنچایا - پہر اس
کارروائی لایق تعریف کے مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین
تو کیا ہے -

اور اسکا یہ کہنا کہ آگرہ و بہوپال و لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے

بھی تب ہی سے مخالفت جہاد مین کچھہ کچھہ لکھنا شروع کیا ہے یہہ بھی دروغ بے فروغ ہے -

اگر وہ بھوپال کے ہم مشربان نواب صاحب کی تحریرات سے تو ہم واقف نہین - لاہور مین الکا ہم مشرب اس قسم کے مضامین شایع کرنیوالا ایک رسالہ اشاعۃ السنۃ ہے اسکی نسبت یہہ گمان ہمارا بہتان ہے - نواب صاحب پر اشاعت خطبہ جہاد کے سبب اعتراض نومبر ۱۸۸۱ء مین ہوا تہا - اور اشاعۃ السنۃ اس سے تین سال پیشتر ۱۸۷۹ء سے اس قسم کے مضامین شایع کرتا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے اسکی موجودہ حالت امن و آزادی مین جہاد جایز نہین ہے - (دیکھو فہرست مواضع مخالفت جہاد رسالہ اشاعۃ السنۃ جو اخبار ٹریبیون جنسر (انگریزی جرنل انجمن پنجاب لاہور) مطبوعہ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء مین مشتہر ہو چکی ہے) بلکہ اس سے بھی چار برس اور پیشتر ۱۸۷۶ء مین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد تالیف کر چکا ہے جسمین قرآن و حدیث اور فقہی دلایل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس گورنمنٹ سے مسلمانون کا ہند کے ہون خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جایز نہین - اور اسی سال پنجاب کے عام اہلحدیث نے بذریعہ ایک عرضداشت اپنی عقیدت اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تھا جسپر گورنمنٹ کیطرف سے اسکی تائید و تصدیق مین ایک سرکلر بھی جاری ہوا تہا - جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین منقول ہو چکا ہے - بالجملہ عموماً پنجاب اور خصوصاً لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب کا وفادار و فرمانبردار گورنمنٹ ہونا اور انکی تحریرات کا دلی سچائی سے اطاعت گورنمنٹ کیطرف لوگون کو بلانا اور فساد و بغاوت گورنمنٹ سے ہٹانا نواب صاحب پر اعتراض ہونے سے سالہا سال پہلے گورنمنٹ کو ثابت ہو چکا ہے اور اسپر سرکاری چٹھیات و اعزاز نامون کی شہادت موجود ہے - پھر اشاعۃ السنۃ کی نسبت یہہ گمان کہ وہ تب ہی سے مضامین مخالفت جہاد شایع کرتا ہے جب سے نواب صاحب کا حال کھلا ہے بہتان نہین تو کیا ہے ہمارے بھائیون کو ایسی اکاذیب کی تحریر سے منہ بند کرنا چاہیئے وہ شرم نکرین تو ہمارے

نوٹ - گنجائش ہوئی تو ہم اس مضمون کے خاتمہ پر بھی اس فہرست کو نقل کرینگے

ملکی ریفارمر اخباروں کے اڈیٹران اکاذیب کو اپنی اخباروں مین درج کرنے سے شرم کرین اور ایسے مضامین کی شاعت سے اپنی اخبارون کو گورنمنٹ اور عام حق پسند اشخاص کی نظرون مین ساقط الاعتبار نہ بناوین۔

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات بالنہ جہاد کا شایع کرنا محض جہدہ سزا کے خوف سے تہا جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر انکو یقین ہو گیا تہا۔ اسکا دروغ ہونا اُسکے پہلے بیان سے ثابت ہے۔ اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکہا گیا ہے۔ وہ بہی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس سے علاوہ اُسکے دروغ ہونے پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے کہ جن عبارات رسالہ سیف تبار کو ہدایۃ السایل مین درج کرنے پر نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ کے لئے آخری عبارات متضمن خیرخواہی گورنمنٹ شایع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ عبرۃ مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۹۴ھ ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین۔ نوابصاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجہتے اور مہر سزا پانے کا خوف ویقین رکہتے۔ اور اُسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے۔ دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اُن دس مین سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ کا یقین کرکے اسکے دفعیہ کے درپے ہون۔ وہی بات پہر عمل مین لاوین۔ بلکہ اس تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجہتے تہے۔ اس کی سزا کا یقین کرنا۔ اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا۔ محض سادگی و رفتار زمانہ سے ناواقفی و نتایج کلام سے

بے خبری و نقل اقوال غیر مین عدم تحقیق و بے ضبطی کے سبب وہ انکو شایع کئے ہوے ہین ۔

دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلا وجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین ۔ بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے ایڈیٹر حنفیہ و غیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو مضامین خیر خواہی گورنمنٹ انکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین ۔ خدا نکرے ۔ اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے نام کا جمعہ و عیدین مین خطبہ پڑھتے ہین) مقابلہ ہوجاوے ۔ تو یہ لوگ سب کے سب گورنمنٹ سے باغی ہوجاوین اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین ایسکے جواب مین جوبات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے ۔ اور ایسکے ذریعہ سے اپنے مضامین و اعترافات خیر خواہی کا دل سے ہونا ثابت کرسکتے ہین ۔ وہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین کہہ سکتے ہین ۔ اس بات کا جواب ترکی بترکی تو یہ تہا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان و خانصاحبان کے جو اس غدر کے بانی مبانی تھے ۔ اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب تھے ۔ اہلحدیث انمین کم سے کم ایک بھی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپ کو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث کی نسبت صرف اپنے خیال سے لکھتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی جاتی ہے ۔ مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کیطرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل لکھتے ہوئے شرماتے ہین ۔ خدا تعالے آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے ۔ اور یہ خیال نصیب کرے کہ ہم اپنے اُن پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین ۔ کیون فساد انگیز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام

خیرخواہ سلطنت کو کیون باغی و بدخواہ بتاکر مجرمون مین داخل ہوتے ہین۔

اس نیک طینت نے اپنی بدگمانی کی تائید مین جو مولوی اسمٰعیل صاحب کا جہاد پیش کیا ہے۔ اس سے نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث کی نیک نیتی پہ بٹہ نہین لگ سکتا ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین۔ اور اب پہر کہتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید کا جہاد سکہون سے تھا جو مسلمانونکے مذہب سے تعرض کرتے تھے نہ انگریزون سے جنکو کسیکے مذہب سے تعرض نہین ہے۔ بلکہ انگریزون سے جہاد کرنیکو وہ برملا ناجایز کہتے تھے۔ چنانچہ آنزابیل سید احمد خان کی کتاب سے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۲۶۶) جلد (۱۰) مین منقول ہو چکا ہے۔ پہر مولانا اسمٰعیل کا یہ جہاد اہلحدیث کی بدنیتی اور اظہار اطاعت گورنمنٹ مین ان کی ناراستی پہ کیونکر دلیل ہوسکتا ہے۔

اب ہم اُن حضرات کے جوابات کو ختم کرتے ہین اور اسکے خاتمہ مین سراج الاخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۵ء کی عبارت نقل کرتے ہین جس سے ان حضرات کی بدگمانی کم ہو اور آیندہ انکو اس اخبار مین اہلحدیث کی نسبت پہ برائی کا فتوے لگانے کی جرات نہ ہو۔ اس پرچہ اخبار مین بصفحہ (۹) کالم (۱) سطر (۵) مین لکہا ہے۔ فی الواقع جو لوگ ہندوستان کے غیر مقلدین کو گورنمنٹ کا بدخواہ تصور کرتے ہین۔ وہ بڑی غلطی پہ ہین۔ کیونکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو بجائے بدخواہ ہونے کے یہ فرقہ من وجہ گورنمنٹ کا مشکور ہے کہ اسکے عہد میمنت مہد کی برکت سے اسکو ایسی آزادی ہوئی کہ الاسلام تحت السیف کے بارگران سے سبکدوش ہوکر الجیب الانسان ابن تہیک سدی کا مصداق ہونا نصیب ہوا۔ اس عبارت کے عربی فقرات مین جو ایڈیٹر صاحب نے اہلحدیث پر احسان کیا ہے اسکا شکریہ پہر کسی موقع پہ ادا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

تیسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر بغاوت یا مخالفت گورنمنٹ کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ ایک کتاب ترجمان وہابیہ ہے جسکو نواب نے اردو زبان مین تصنیف

کیا اور ۱۸۸۲ء مین چھپوایا۔ اور اسی سنہ مین اسکا انگریزی مین ترجمہ کر کے کلکتہ مین طبع کرایا۔ اس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ اسمین وہابیون کی تعریف و حمایت کی گئی ہے۔ اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو فقدان رابطہ دوستی سرکار انگریزی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس بحث کا ایسے وقت مین کہ سرکار انگریزی ملک مصر مین مہدی کے ساتھ معرکہ آرائی کی بڑی مشکل کارروائی مین مصروف تھی۔ ایسے شخص کی جانب سے جو ہندوستان کی بڑی ریاستون مین ایک ریاست کے رئیسہ کا شوہر ہو پیش ہونا بے موقع تھا۔ اور اس کتاب مین باصرار یہ کہا گیا ہے۔ کہ جو لوگ ہندوستان مین وہابی کہلاتے ہین وہ نہایت خیر خواہی گورنمنٹ سے آراستہ و نمک حلال باہل صلح و سداد ہین۔ اور نواب صاحب کو مذہب وہابیہ سے عشق ہے وغیرہ۔ وغیرہ۔

اس بیان کا تتمہ شاید انکا وہ بیان ہے جو چوتھی کتاب اقتراب کے مخالف گورنمنٹ ہونے کے ثبوت مین انہون نے پیش کیا ہے کہ اسمین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی بانی مذہب وہابیہ کے مشابہ کہا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستانکے وہابیون کے دلون مین جہاد کا جوش پیدا ہو" جس سے بیان سابق کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نواب صاحب کا ترجمان وہابیہ مین وہابیون کی تعریف و حمایت کرنا گویا مہدی سودان کی حمایت کرنا ہے۔ اور ہندوستانکے وہابیون کو مہدی سودان کے مدد کی ترغیب دلانا۔"

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ہندوستان کے اہلحدیث کی (جنکو انکے دشمن وہابی کہتے ہین) حمایت و تائید کی ہے۔ انکو خیر خواہ گورنمنٹ کہا ہے اور بدخواہی گورنمنٹ سے بری کیا ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ کتاب اقتراب مین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہا ہے۔ اسکے سوا جو کچھ کہا گیا ہے۔ اور جو ان دونون باتون سے نتیجہ نکالا گیا ہے وہ محض غلط ہے۔ جس سے انہون نے گورنمنٹ کو دھوکہ دیا گیا ہے۔ نواب صاحب ان دو کتابون یا اپنی اور تصانیف مین عبدالوہاب نجدی کے مذہب طریقہ سے اپنا اتفاق

رائے ظاہر کیجئے یا وہ نفس الامر میں اسکے پیرو ہوتے یا اور اہل حدیث ہندوستان کا پیرو عبدالوہاب ہونا بیان کرتے اور پھر وہ مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہتے تو اسے یقیناً وہ نتیجہ نکلتا جو ہمارے بھائیوں نے نکالا ہے۔ اور جس حالت میں وہ اپنی متعدد تصانیف میں اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب سے بے تعلق۔ بلکہ ناموافق ہونا ظاہر کر چکے ہیں اور نفس الامر میں بھی اہلحدیث ہندوستان سے کوئی پیرو عبدالوہاب نہیں ہے۔ تو پھر اس سے وہ نتیجہ نکالنا انصاف کے رو سے جایز نہیں ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ نواب صاحب نے ان باتوں کے اظہار سے ہندوستانکے اہلحدیث کو مہدی کی معاونت سے منع کیا اور یہ جتایا ہے کہ مہدی سودان عبدالوہاب نجدی کے (جو تمہارے طریق کا مخالف تھا) مشابہ ہے۔ لہٰذا تم کو اسکی معاونت کا خیال کرنا یا اوسکے فتوحات پر خوش ہونا جایز نہیں۔

اس نتیجہ کے صحیح ہونے اور نتیجہ مخالف کے غلط ہونے کا مدار یہ امر تنقیح طلب ہے کہ نواب صاحب نے اپنی تصنیفات میں اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب نجدی کا پیرو و موافق ہونا بیان کیا ہے یا بے تعلق و مخالف ہونا اور واقعی وہ لوگ اسکے پیرو ہیں یا نہیں۔ ہم اپنے خیال (شق دوم) کی تائید میں نواب صاحب کی تصنیفات سے چند شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ ہمارے خیال کے مخالف شق اول کے قایل اپنے خیال کی تائید میں نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث ہندوستانکی تصنیف سے ایک عبارت یا ایک فقرہ یا ایک لفظ ایسا نکالکر بتادیں جسمیں انہوں نے اپنا یا اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب کا پیرو یا موافق ہونا بیان کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے اسی کتاب ترجمان وہابیہ سے چند عبارات جسمیں وہابی ہونے سے انکار اور عبدالوہاب نجدی کے اتباع سے بیزار ہونا نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے نقل کرتے ہیں

اس کتاب میں صفحہ ۲ کہا ہے الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاست ہائے ہندوستان

ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے - اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین - وہ ہرگز وہابی نہین ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲ مین کہا ہے - "اس ملک خصوصاً ریاستہاے اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم ازادگی بخش امن خواہ کا اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ وبغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبیع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگاکر خود براہ فریب ودغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا جھوٹونکو روسیاہ کرتا ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۰ مین ہے سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا - جواب وہ اور انکا بیٹا محمد دونون حنبلی مذہب تھے اور ہند و دنیا کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے اتبک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا اُس (محمد) کی ولادت ۱۱۱۵ ہجری مین عیینہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین اسکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور ۱۲۰۶ھ سنہ اُسنے وفات پائی - اور اصل مذہب اُن (نجدیون) کا حنبلی تہا - اس مذہب کے لوگ حجاز مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بھی نہین - اور اصل اسلام مین اتباع قرآن وحدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے - اسلئے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے - اور کسی مسلمان کو جو قرآن وحدیث کا تابع ہو - انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے - اور نہایت جھوٹ ہر مسلمان مخالف اطاعت خدا ورسول کے سب بیٹھے ہین اور مذہبو پر مقدم جانتا ہے - اور جسنے

لوگونکی بات بھی خدا اور رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا۔ محمد بن عبد الوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے۔ اور وہ کس قطار و شمار مین ہے۔ لاکھون عالم اسلام مین گذرے ہین۔ لیکن کوئی ادنے مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا۔ اور اونکے پیچھے چلنا واجب نہین سمجھتا۔ خلاصہ حال ہندوستانکے مسلمانون کا یہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہونکے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسی وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قایم رہے اور ہین۔ اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے۔ یہانتک کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ لقب فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اسمین شیخ عبد الرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تھے انہون نے بہت مسایل دین کے چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور مضبوط باتون سے علیحدہ کیا اور اسی طریقہ اور روبہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عام مین خلل انداز ہین اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتے ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا۔

× × × × غرض کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائی گئی پھر یہانکے لوگون کو عالم ہون خواہ جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آتی اور ہندیون مین اوس زمانہ سے آجتک کوئی ربط وضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین × × × × × غرض کہ یہانکے چال اور ڈہنگ کو وہانکے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین۔ علاوہ اسکے کبھی یہانکے کسی گروہ نے اسبات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین۔"

اور اُس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے - اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے -

پس یہ خطاب اور لقب اوس نے اپنے لئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے - اور ضرور تھا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لئے مقرر کرتے تو ضرور اسکی بو اتی نہین پائی جاتی - بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین - پھر ایسا لقب کسی کے واسطے رکھنا - جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لائق تحسین نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے گالی دینا - اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کی چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کی طرف منسوب نہین کرتے اور نہ اپنے تئین حنفی و شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین - پھر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے چلنے اور انکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے

دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بجز اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اسکے گھر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہم وطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگونکا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتونکے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اونکے ساتھ نہین رکھتا ہے پھر انکو انکی طرف منسوب کرنا سوائے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جائے "

تیسری یہ کہ محمد بن عبد الوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بھی جہان اونکا نشو و نما تھا وہان بھی کوئی اونکے پوتون و نواسون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ انکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اوسکی چال پر

چلتے ہوں اور اسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکھتے ہوں پہر اس صورت مین انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی گردن مارنا ہے"

اسکے بعد اس کتاب مین بضمن چند فصول وہابیان نجد کے تاریخی حالات تواریخ عیسائی وغیرہ علماء سے نقل کئے ہین جنکی کسی قسم کی تائید و تصدیق اپنی طرف سے نہین کی اسکے بعد صفحہ ۹۵ کہا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکہا۔ اور یہ موافق تحقیق علماء عیسائین کے ہے ان سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے۔ اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے۔ اسلئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتہون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہہ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا۔ اور اسطرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہ فتنہ وہابیون کا ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بہی سر نہ اوٹھایا۔"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۷ مین کہا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا لازم ہے نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا۔"

اس قسم کے مضامین اس کتاب ترجمان وہابیہ مین اور بہت ہین بلکہ تمام کتاب کا مضمون یہی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان وہابی نہین اور نجدی وہابیون سے انکا کوئی تعلق خاص نہین۔ اسی غرض سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے۔ اور اسی معنے کر اہلحدیث ہندوستان کی جنکو انکے دشمن وہابی کہتے ہین تائید اسمین ہوئی ہے جسکو یارون نے وہابیون کی تائید ٹہرایا۔ اور اس سے نواب صاحب کا مذہب وہابی سے عشق استنباط

کیا اور گورنمنٹ کو دہوکہ دیا ہے۔

یہ کتاب چھپکر ہماری نظر سے گذری تو ہم نے اشاعۃ السنۃ جلد ۶ کے نمبر ۴ و ۶ و ۷ مین اسکا خلاصہ مطالب نقل کرکے اسپر بالفاظ ذیل یہ مختصر ریویو لکھا۔

"یہ کتاب ہمسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کے واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے۔ اور ناواقف مسلمانون کے لیے (جو بعض اوقات چند اوباش خلایق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھکر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہوجاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولیٹیکل وزیر ہے۔ اور مختلف فرقہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے"۔ پہر اس ریویو کے ایک ایک فقرہ کی تفصیل کرکے اخیر مین گورنمنٹ اور نواب صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسکو انگریزی مین ترجمہ کراکر شایع کرین۔ جسپر نواب صاحب نے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرایا اور کلکتہ مین چھپوایا اور اسوقت کے اور اہل الراے اور گورنمنٹ نے بھی اسکو پسند کیا۔

اخبار انڈین کرانیکل مطبوعہ ۶۔ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء مین اسکی نسبت یہ فقرہ درج ہوا تھا کہ "نواب صاحب نے انصاف پسند لوگون کو اس تصنیف سے مشکور کیا اور وہ قابل شکر گذاری برٹش گورنمنٹ کے بھی ہے۔ اس وقت کے ویسراے و گورنر جنرل لارڈ رپن کو بیگم صاحبہ نے اسکا ایک نسخہ بطور تحفہ بہیجا تو اسکے جواب مین ویسراے نے بھی چٹھی ۲۶ دسمبر سنہ ۸۴ مین اسکا شکریہ ادا کیا۔

اسوقت وہ کمال عیب بنایا گیا ہے۔ اور اس خیر خواہی کو بدخواہی بناکر دکھایا گیا ہے۔ افسوس۔! افسوس!! افسوس!!!

اسی قسم کے مضامین نواب صاحب کے کتاب مواید العواید مین جو ترجمان وہابیہ سے دو برس پہلے شایع ہوئی ہے درج کئے ہین۔ چنانچہ اسکے صفحہ ۳۳ مین وہ مضمون لکھا

کیا ہے جو ترجمان کے صفحہ ۲۷ سے منقول ہوا۔ اسکے شروع مین یہ الفاظ لکھے ہین۔

"تسمیہ مسلمانان ہند کہ گورہا و پیران را سجدہ نمے پرستند و مردم را از اعمال نکو سیدہ منع مے نمایند بوہابیہ سخت غلط و دروغ محض است بچند وجہ اول آنکہ این قوم خود را باین نام مسمے نمے کنند چنانچہ خود را در برابر شیعہ سنی مے نامند و در مقابلہ مقلدہ متبع مے خوانند پس اگر در کیش ایشان را بچہ از مفہوم وہابیت مے بود لابد خود را موسوم میکردند باین نام و از آن استنکاف نمے نمودند حالانکہ با مردم را اگر یکے بلفظ وہابی یاد میکند بے شائبہ کذب چنان میفہمند کہ کسے دشنام دادہ چہ وقتیکہ ما خود را منسوب باین امامے از ائمہ مذاہب نمے کنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مدعا نمیداریم پس تقلید محمد بن عبدالوہاب و اتباع او یعنے چہ۔" اسکے بعد چھ وجوہات اور بیان کئے ہین جنکی تفصیل متعذر ہے۔

شاید ان عبارات و شہادات کی نسبت ہمارے بھائی گورنمنٹ کو یہ سمجہائین کہ انمین جو وہابیت سے انکار پایا جاتا ہے یہ اسوقت سے ہے جبکہ ۱۸۸۱ء مین جنرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ نواب صاحب پر گورنمنٹ کا عتاب ہوا تہا۔ انکے جواب مین ہم ان کتابون کی شہادت پیش کرتے ہین جو اس عتاب سے کئی سال پہلے طبع و مشتہر ہو چکی تھی از انجملہ ایک ہی ہدایۃ السائل ہے جسکو نواب صاحب کی بغاوت پر دلیل ٹہرایا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۱ مین کہا ہے کہ "نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی بر ما لازم باشد و نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی منتحتم" اور اسکے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے "و رسائل او معروف است اما در دیار ہند تو الیف او شیوع نیافت الا ماشاء اللہ و درین رسائل* مقبول و مردود ہر دو است و اشہر منکرات بروے دو خصلت است یکے تکفیر اہل ارض بمجرد تلفیقات کہ دلیلے بر آن نیست دوم تجاری بر سفک دماء معصومہ بلا حجت و بلا اقامت برہان و دیگر جزئیات کہ تابع این ہر دو خصلت باشند انتہی" اور اسمین بصفحہ ۱۱۶ محمد بن عبدالوہاب کے اہل اسلام کو کافر کہنے مین غلطی اور منشاء غلطی کو بیان کرکے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین۔ "و ازینجا معلوم شد کہ غالط را حکم جاحد نباشد و برین

* اس عبارت فارسی کا ترجمہ صفحہ ۴۴ مین ہے

قول اطباق اہل علم از سلف و خلف و جملہ حدیث و آثار رسیدہ و مذہب ایشان قطع بقبح بدع و انکار محدثات و انکار بر اہل او ست و ما انکار ی کنیم بر تکفیری کہ تکفیر فاحش البدعہ میکند بلکہ او را بجال او میگذاریم و نولہ ما تولے و توقف میکنیم و رد سے و علم او و حکم خود را در حق و سپرد خدائے سبحانہ مے نمائیم بحبیث وجہ یکے خوف عظیم کہ بران وعید شدید وارد شدہ - اسکے بعد چیہ وجہ اور بیان کی ہین جن سے محمد بن عبدالوہاب کا مذہب تکفیر باطل ہوتا ہے - اور بصفحہ (۱۱۹) مذہب اہلحدیث کا ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکے اولاد سے رونق پکڑنا بیان کرکے صفحہ ۱۲۰ مین کہا ہے جمعے از علمار سوء دنیا طلب و پیرزادگان بکس طینت بد مشرب کہ در معاش ایشان از ین اصلاح عقاید عامہ فتور رسیدہ بود و کسر شان و حط رتبہ خود دیدند بمدافعہ آن برخاستند و برائے تحریش عوام و اغوائے انام این جماعہ را منسوب بوہابیہ ساختند حالانکہ نیک مے شناسند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم حنابلہ بود و خاندان ایشان بیت علم حنفیہ است و ایشانرا با او شان ہیچ علاقہ تلمذ یا ارادت یا ہموطنی یا صحبت یا معرفت گاہے نبودہ پس الصاق این جماعہ ہند بجماعہ اہل نجد بیفتے چہ ما

اور از انجملہ اُنکی کتاب حطہ فی احوال الصحاح الستہ ہے جسکو اُنہون نے اعتراض سنہ ۱۸۸۱ء سے پندرہ برس پہلے سنہ ۱۸۶۶ء مین چھپوا کر شایع کیا ہے اسمین بھی اُنہون نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق مین وہی کہا ہے جو ہدایۃ السایل کے صفحہ ۱۱۴ سے منقول ہوا ہے -

آپ اس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رسایل مشہور ہین - انمین ایسے رسایل بھی ہین جو قبول کرنیکے لایق ہین - ایسے بھی ہین جنکا لایق رد ہین - اسکی ان خصلتون سے جو بری سمجھی جاتی ہین بڑی مشہور دو خصلتین ہین - ایک

ورسائله مفرقة وفيها المقبول والمردود واشهر ما ينكر عليه خصلتان كبيرتان الاولى

تکفیر اهل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیها والثانیه التجاسر علی سفك الدم المعصوم بلا حجة واقامة برهان تتبع هذه جزئیات وهی حقیرة تغتفر مع صلاح الاصل وصحته والله اعلم وقد بنی الشیخ محمد المذکور طریقته علی اتباع ابن تیمیه وابن القیم فی زعمه واخذ من اقوالهما اطرافا بحسب ما وقع من الاطلاع والاشراف فتارة اصاب ببعض ما نقله واخطاء فی البعض وساء فهما (ملاحظه صفحہ ۳۸۳)

تمام زمین والون کو صرف بناوٹی یا ملونی کی باتون سے جنپر کوئی دلیل نہو کافر کہنا۔ دوسری بلا دلیل خونریزی پر جرات کرنا انکے فروعات اور بھی ہین۔ جو معافی کے لائق ہین محمد بن عبد الوہاب نے اپنے زعم مین اپنے طریق کی بنا شیخ ابن تیمیہ و شیخ ابن القیم کی پیروی پر قایم ہے۔ اور جہانتک اسکو اطلاع ہوئی انکے اقوال لے لئے ہین اس نقل اقوال شیخین مین کہین تو وہ درستی پر رہا ہے اور کہین چوک گیا ہے۔ اور بعض جگہہ اس سے سوء فہمی ہوئی ہے۔

ان عبارات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا محمد بن عبد الوہاب نجدی سے مخالف ثابت کیا ہے۔ نہ اظہار توافق۔

وبناء علیہ اس تشبیہ سے جو مہدی سوڈان کو عبد الوہاب سے دی گئی ہے مہدی سوڈان کی مذمت اور اُسکے معاونت سے ممانعت کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اسکی تعریف اور اسکی اعانت کی ترغیب کا نتیجہ۔ اور اس کتاب ترجمان کی نسبت جو کچھ ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ محض دہوکہ و مغالطہ۔

چوتھی کتاب جسکے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا سخت الزام قایم کیا گیا ہے ایک کتاب اقتراب الساعة ہے جو نواب صاحب کے بیٹے نور الحسن کے نام سے آگرہ مین چھپی ہے

اس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت نواب صاحب کی تصنیف ہے۔ اسکو اپنے بیٹے کے نام سے اور آگرہ کے مطبع مین اسلئے اُنہون نے چھپوایا ہے کہ اس جرم کی بغاوت سے جسکی اس کتاب مین ترغیب دی گئی ہے

وہ خود بری رہین - اور ملک مین بغاوت پھیل جائے -

جو کچھ ہمارے بہائیون نے ترجمان وہابیہ کی نسبت گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہی ٹھیک ٹھیک اس کتاب کی نسبت سمجھایا ہے کہ اس کتاب کا ایسے وقت مین کہ گورنمنٹ کو سوڈان مین مشکلات درپیش ہین - ایسے شخص کیطرف سے جو ایک نکحالال رئیسہ کا شوہر ہے شایع ہونا ایک ایسا فعل ہے جو گورنمنٹ انگریزی سے دوستی کے مخالف ہے - اور علاوہ بران بہت سے مضامین کا (جنمین کھلم کھلی ترغیب بغاوت پائی جاتی ہے -) اس کتاب مین پایا جانا ان حضرات نے بیان کیا ہے - اور اس پر اس کتاب کے نمبر صفحہ و سطر کا حوالہ دیا ہے -

ہم ان مضامین کو انہی حضرات کی ترتیب و بیان کے مطابق ایک نقشہ کے ضمن نقل کرتے ہین - پھر اسی ترتیب سے اُن مضامین کے مغالطات بیان کرکے انکا ڈیفنس (جواب) پیش کرینگے -

وہ نقشہ یہ ہے

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریزی
۱	۶	۱۱	مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ قریب آیا ہے -
۲	؍؍	۱۹-۲۰	نصاریٰ کی حکومت قیامت کی علامت ہے -
۳	۳۷	۹	ہر کسی نیک نہاد آدمی کو مہدی کہہ سکتے ہین -
۴	۴۱	۲۰	اہل اسلام مین فی الحال ضعف اس وجہ سے آگیا ہے کہ انہون نے جہاد ترک کر دیا ہے -
۵	۵۷	۱	ہر ملک کے لوگو نپر اس ملک والے کی (خواہ غیر قریشی ہو یا کوئی متغلب) اطاعت واجب ہے -
۶	؍؍	۸	ہم غریبونکے سر پر ایسا وقت آگیا ہے کہ انہین ایسے امیر یعنی حاکم ہین جو سنت پر عمل نہین کرتے اور پیغمبر کی راہ پر نہین چلتے انکے دل شیطانکے دل ہین انسانکے (ن)

الم — نواب صاحب بھوپال نے انکے ملکی اسلامی بھائی

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگریز
۷	۵۸	۱۱و۱۲و۱۳	جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے
۸	۵۷	۹	شہید وہ ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔
۹	۶۴	۱۳	حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند و نائب السلطنت اور انگریزون کو گردن مین طوق بندگی ڈالکر کشان کشان مہدی کے روبرو لاوینگے۔
۱۰ سے ۱۵ تک	۱۱۲ سے ۱۲۰ تک	۷ سے ۱۳ تک	مہدی سوڈان کا حال۔ [11] مہدی کے مجدد ہونے کی تجویز۔ [12] مہدی کے ہاتھ سے تمام کافرون کے مارا جانے کا یقین۔ [13] انگریزی اخبار ون مین مہدی کی شکستون کے حال کا دروغ ہونا۔ [14] مہدی کو عبد الوہاب نجدی کے مشابہ کہنا (جس سے ہندوستان کے وہابیون کے دلون مین جوش پیدا ہو) [15] ہر صدی مین ایسے مجدد پیدا ہونے کی تجویز جو بذریعہ جہاد دین کی اشاعت کرے، اور اسکے لواحق عارضی سے اسکو پاک کرے جس سے یہ مدعا ہے کہ مسلمانون کو جہاد کے لئے تیاری ہو۔ اور وہ مہدی سوڈانی کو مجدد تسلیم کرلین اگرچہ اسکو مہدی صادق نہ مانین)
۱۶	۱۲۰ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱	۱۵ و ۱۷ و ۲۱ و ۱ و ۱۷ و ۴	مہدی کے ظہور کے لئے دلی تمنا اور دعا۔ عیسے علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا۔ اس صدی کے سرے پر مہدی کے ظہور کی امید۔ چودہوین صدی کے چوتھے برس تک مہدی کے ظاہر ہونے کی امید۔
۱۷	*	۰	زمانہ حال کو بدی اور معصیت کا زمانہ کہنا۔
۱۸	*	۰	اس امر کے اظہار مین کوشش کرنا کہ مہدی موعود کے آثار جیسے کہ

* یہ مضمون نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ہمارے بھائیون نے نمبر صفحہ و سطر نہین بتایا۔ مضمون نمبر ۱۷ کو صفحہ ۳۲ و ۵۲ و ۴۵ مین کچھ نہ کچھ پایا جاتا ہے۔ مضمون نمبر ۱۸ کا اس کتاب مین کہین نام و نشان نہین ہے۔

حدیث مین لکھی ہین وہ ٹھیک نہین - اور وہ حدیث جسمین وہ آثار لکھے ہین معتبر نہین - اسمین نواب صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کسی نشان ممیز کا مہدی سوڈان مین نہ پایا جانا - حدیث کی غلطی پر مجبور ہے - نہ اسکے نقص پر اور اسلئے ممکن ہے کہ مہدی سوڈان ایک پیغمبر صادق ہو گو شہادت حدیث اسکے مخالف ہو اگرچہ نواب صاحب نے بنظر چھپانے منشا رحقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سوڈانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے تاہم اسکے کاذب قرار دینے کے لئے بجز اسکے اور کوئی دلیل پیش نہین کی کہ امام موعود کا نسل سید سے ہونا لازم ہے - جس سے انکا یہ مطلب ہے کہ اگر مہدی سوڈانی سید ثابت ہو جاوے (اور مسلمانان ہندوستان کو ایسا سمجھا دینا آسان ہے) تو وہ اسکو مہدی موعود تسلیم کر لیوین "

اس کتاب کی نسبت بھی جو کچھ ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو کہا ہے اسکے اکثر حصہ مین تو محض دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جس قدر سچ کہا ہے اس سے بھی نتیجہ غلط نکالا ہے اس کتاب کے کسی مضمون سے (اسکا نشان دیا گیا ہے خواہ نہین دیا گیا) یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ نواب صاحب نے مسلمانان ہندوغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مہدی سوڈان کو مدد دینے کی رغبت دلائی ہے اور اسی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی یا کرائی ہے بلکہ اسکے برخلاف صریح اور صاف طور پر اسمین درج ہے کہ اس زمانہ مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے اور مہدی سوڈان کا مہدی موعود ہونا ہرگز ممکن نہین ہے - اور جو لوگ اسکو مہدی جانتے ہین وہ دین سے بے خبر و بے دین ہین - اور اس کتاب کی تالیف سے غرض ہی یہی ہے کہ لوگ اسکو مہدی نہ سمجھین اور نہ اسکے جہاد کو جہاد شرعی خیال کرین -

پہلے ہم اس کتاب کے ان الفاظ و فقرات کو نقل کرتے ہین جنسے یہ مطالب اور مولف کی غرض کھلے طور پر ثابت ہے - پھر ان مضامین کا جنسے نتیجہ مخالف نکالا جاتا ہے - دروغ و مغالطہ آمیز ہونا ثابت کرکے اسکا ڈیفنس پیش کرینگے -

شروع کتاب مین دوسرے صفحہ چوتھی سطر مین خطبہ کے بعد یہ مرقوم ہے - اور آج کل

دنیا مین فتنون کا بہت زور ہے دنیا کی فتنون کا بکثرت معروف دین مین بھی بےگنتی فتنے دن بدن بڑھتے جاتے ہین۔ چند روز
سے یہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ مصر مین کسی نے دعوے مہدیت کا کیا ہے پہلے سے مصر
لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت ارادہ رفع فساد مذکور ہے۔ جو اسکے وغیرہ مین کبھی مہدی کی ذب کا
لکھا آتا ہے کبھی متمہدی عوام جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات منکر طرح طرح کے خیال کرتے
ہین۔ ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو ابتک خبر نہین
ملی کہ ان تیرہ سو برس مین کتنے اچھے برے مہدی آچکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے
مہدی سمجھا لکن اہل علم نے خواہ وہ اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نہ کی۔ اس قسم کے
مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حجج الکرامۃ وغیرہ مین لکھا ہے
سرزمین ہند بلدہ جونپور مین بھی ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوے کیا تھا مگر نہ چلا کچھ عوام
اونکے معتقد ہونے لگے تھے۔ جنکا گروہ ابتک حیدرآباد دکن مین موجود ہے۔ مدعیان مہدویت مین
جو صلحا تھے اونسے یہ دعوے حالت سکر مین ہوا بعد افاقہ تائب ہو گئے۔ جو صلحاء نہ تھے انہون
نے یہ دعوے ملک گیری کے لئے کیا انمین بعض کا داؤ کسی قدر مین چل بھی گیا۔ جیسے قرامطہ
مین ایک شخص مہدی نام کا پیدا ہوا تہا۔ وہ اصل مین یہودی قوم کا تھا اوسنے سیادت کا
دعوے کیا۔ ایک خلق کو رافضی کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل
حکومت کی دنیا مین اسطرح کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت درکنار بعضون نے دعوے نبوت
بھی کیا تھا بعض نے الوہیت کا یہ سب درحقیقت دجاجلہ تھے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس
ملت اسلام مین قریب تیس ۳۰ نفر کے دجال کذاب ہونگے۔ اس مدہ مین سے جتنے اس قسم کے مدعی
ہو چکے اونکا نام و نشان کتب فتن وغیرہ مین لکھا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتہ بھی اہل علم
وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید مین لکھا ہے ایک آدمی نے
ایام مہدی مین دعوے نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے نے زمانہ مامون مین اسنے
کہا مین ابراہیم خلیل ہون چوتھے نے پھر ایام مہدی (خلیفہ) مین پانچوین نے زمانہ خالد بن عبد اللہ

قسری میں اُسنے قرآن کا معارضہ بھی کیا سورہ کوثر کے مقابلے میں یہ عبارت بنائی انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر وکافر جب اسکو سولی دی خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود فانا ضامن ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم میں بہی دعوے ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو ثمامہ بن اشرس نے حبس میں دیکھا یہ ساتوان متنبی ہے - ایام رشید میں بمقام رقہ ایک شخص نے دعوے نبوت کا کیا یہ آٹھوان نبی کاذب تھا - نوین نے ایام مامون میں کہا میں نبی ہون دسوان کوفے میں ظاہر ہوا - ایک شیخ خراسانی بھی کوفے میں مدعی نبوت ہوئے تھے یہ گیارھوان مدعی ہے بارھوان وہ اردی ہے جسنے زمانہ مامون میں بھی دعوے ظاہر کیا - تیرھوان وہ شخص ہے جسنے کہا میں نوح صاحب کشتی ہون ایک طوفان اور آنیوالا ہے زمانہ مامون میں آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اُسنے کہا میں نبی ہون انتھے - یہ چودہ نبی ہوئے اُنسے پہلے اسود عنسی مسیلمہ کذاب سجاح متنبیہ نے بھی یہی دعوے کیا تھا یہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہیں - ان سبکی حکایات عقد فرید و اشاعہ وغیرہ میں نیز مندرج ہیں ۔

اور اسکے صفحہ ۹ میں ہے فتنہ خواہ دنیا میں ہو یا دین میں ہرگز کوئی مسلمان کامل اسمیں شریک نہیں ہوتا فساد کے وقت میں اپنے اپنے ترکمان تیغ و سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسیکو مارے نہ کسیکے مارنے میں شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اُٹھاوے نہ کسیکو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی اُسکو زبردستی سے مارے قتل کرے تو مار کھالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا ہر طرح اچھا ہے - دنیا خواب سرائے ہے یہانکے بسنے والے مسافر ہیں آنکھ بند ہوگئی تو پہر کچھ نہ تھا - آخرت باقی ہے - وہانکی درستی چاہئے - نام کے مسلمان تو دنیا میں بے گنتی ہیں کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہیں - انمیں کوئی جھوٹا چھنڈا اچھا دکھا کر اکڑتا ہے - کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام ہے دین اُسکو کچھ سروکار نہیں فتنہ انگیزی کو اسلام سمجھا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا ہے اور اسکے صفحہ ۹

مین ہے - آج اگر انکو علم حدیث وکتاب کا شغل ہوتا تو یہ بات جان لیتے کہ
یہ وقت نصاریٰ کے غلبہ کا ہے - نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا - پھر عیسیٰ علیہ السلام کے آنے
سے پہلے مہدی کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہ تدابیر فاسدہ ہوتے ہین - ہمارے نزدیک اس خیال
کی خبر بھی تباہی دین و دنیا ہے نہ درستی عقبے چھوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے والی تھین وہ
سب ہو گئین بڑی نشانیون مین سے ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے - جسکو سب چھوٹے بڑے
دور نزدیک کے لوگ برابر ہر زمانہ ہر جگہ خشکی تری مین اپنی آنکھ سے دیکھتے کان سے سنتے ہین -
دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود کا ہے تیسری نشانی اوترنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے آسمان
زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہو گئے - یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اسکے قریب ہے - دوسری تیسری
نشانی بھی ظاہر ہونیوالی ہے - ہم کو کیا جلدی ہے کہ آج سلطنت عیسوی دنیا سے اٹھ جاوے
سوا مسلمانون کے کوئی دوسرا نہ ہے جسنے ہمارے سر پر نصاریٰ کو مسلط کیا ہے ہم کو انکا محکوم
بنا دیا ہے - وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہیگا بدل دیگا - زمین آسمان کے انقلاب کچھ
ہمارے ہاتھ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اترا دین بیٹھے بٹھلائے طرح طرح کے فتنے اٹھا دین -"

۱ اور اسکے صفحہ ۲ مین ہے - اس تیرہ سو برس مین کوئی فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث
مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین وہی فتوے جہاد کا جھٹ پٹ ہر
فتنے کے دیتے ہین - ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد کی پائی نہین
جاتی - ہم یہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تھا مگر اب منسوخ ہو گیا - یہ کہتے
ہین کہ اس زمانہ کی لڑائی بھڑائی خواہ مسلمان و کافر مین ہو یا باہم مسلمانون کے مشکل ہے کہ جہاد شرعی
ٹھہر سکے "

اور اسکے صفحہ ۹ مین ہے - بغاوت کا طریقہ زمانہ معاویہ سے نکلا - جب سے اب تک ملوک

* اس عبارت مین یہ الفاظ مخالفین نواب صاحب کے محل اعتراض مین انکے اعتراض کا جواب مقام دلفیبین مین دیکھا
جاویگا اور ثابت ہوگا کہ ان الفاظ سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت نہین ہوتی ؎

اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہ فتنہ سبب تباہی خلق و ویرانی ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا۔ کوئی دعویدار خلافت بنا کسینے کسیکا ملک چھین لیا کوئی باغی ہو کر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہ سب وقایع لکھے دہرے ہین "

اسکے بعد علامات قیامت کے بیان مین ان لوگون کا ذکر کیا ہے جنھون نے نبوت کا دعویٰ جھوٹھ کیا۔ انہی مین مدعیان مہدویت کو شمار کیا ہے۔ پھر بصفحہ ۱۹ کہا ہے۔ باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوے مہدویت کا کرتے ایسے دعویدار بھی بہت ہو چکے "

پھر بصفحہ ۴۳ کہا ہے۔ مصر کیطرف سوڈان مین جسکو مہدی کہتے ہین۔ وہ قطعاً مہدی موعود نہین ہے۔ اسلئے کہ ابتک شمائل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائی نہین گئی۔ یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح پر بول سکتے ہین۔ مگر گفتگو فاطمی منتظر مین ہے نہ ہر مسمے وملقب بمہدی مین۔ حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے۔ اسیطرح عباسیہ و قرامطہ وغیرہ مین بھی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بھی دعوے مہدویت کا کیا تھا جسطرح بعض صلحا سے بھی یہ دعوے ظاہر ہو چکا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہین سو جسمین یہ وصف حاصل ہے۔ اُسکو مہدی کہہ سکتے ہین۔ وہ مہدی جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بھی ہونگے۔ مہدی تو فقط انکا لقب ہوگا۔ نام محمد بن عبداللہ ہے مکے مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ۔ جو نشانیان اُنسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ واوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اُنکو نہ عقل ہے نہ یہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہرجی ہے ہرنیاد ہین " پھر ان نشانیون اور فتنون کو جو مہدی موعود سے پہلے ہونگے اس کتاب مین صفحہ ۶ سے ۱۲۱ تک مفصل بیان کیا ہے جسکی تعداد ۲۱ تک پہنچتی ہے ازانجملہ نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا۔ اور سفیانی کا مالک عرب مین

دیکھو نوٹ صفحہ ۴۵-

کفر پھیلانا۔ لشکر حارث خراسانی کا نکلنا۔ مداین پر لڑائی ہونا۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔ جو دجال کے نکلنے کے قریب ہوگا۔ مدینہ پر چڑھائی ہونا۔ آسمان سے ایک ہاتھ نکلنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور صفحہ ۵۶ مین کہا ہے۔ "اُسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے۔ سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین مین اسلئے یہ سب سلاطین اسلام آپ کو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ کا قریشی ہونا شرط واجب ہے"۔

پھر صفحہ ۵۸ مین کہا ہے۔ "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے۔ سو اب ایمہ تو رہے نہین۔ رہے عالم اور یہ جو اتباع قرآن اقتدا احدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین۔ خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین۔ جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین۔"

پھر صفحہ ۵۹ مین کہا ہے یہان اس حدیث مین جسمین یہ ذکر ہے کہ سنت پر عمل کرنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ شہید سے وہی شہید مراد ہے۔ جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم (یعنے ناممکن)

پھر صفحہ ۱۱۸ مین کہا ہے۔ "رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخر زمان یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی مہدی ہین اگرچہ اُس جواب مین زبان عثمان سے دعوے مادویت و مہدویت کا اُنکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین۔ اُنمین وہ کہان اسطرح کا دعوے بہت اخبار و اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے۔ مگر سچا نہ نکلا"۔

پھر صفحہ ۱۱۹ مین کہا ہے "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین ہین"

اور صفحہ ۱۲۱ کہا ہے۔ عوام کا یہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناحق ہو جاتے

ہین دنیا مین جس کسینے دعوے خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کیا کچھ نہ کچھ تھوڑے سے بہت لوگ اوسکیطرف ہوگئے۔ پہر انجام کچھ ہی کیون نہو ہر خواہ پر کان رکھنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے۔

ان عبارات سے بلا تاویل و تکلف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اس کتاب مین بڑے یقین کے ساتھ سوڈانی کا مہدی موعود نہ ہونا اور اسکی جہاد کا شرعی جہاد نہ ہونا۔ اور جو لوگ اسکو مہدی موعود سمجھتے ہین اور اسکی جہاد کو شرعی جہاد خیال کرتے ہین انکا دین اسلام سے ناواقف اور جاہل اور بے دین اور بے عقل ہونا ثابت کیا ہے جس سے یقینی اور صاف طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ اس کتاب کی تصنیف سے غرض سوڈانی کی ہمدردی سے مسلمانون کو ہٹانا ہے نہ اسکی معاونت کی رغبت دلانا۔

اب ہم ان مضامین کا جنسے اسکے خلاف کا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ دروغ و خلاف عقل ہونا ثابت کرکے انکا ڈیفنس پیش کرتے ہین۔

مضمون نمبر ۱ کا مین صرف دہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۸ سطر ۱۱ مین قیامت کو قریب کہا ہے نہ زمانہ ظہور مہدی کو اسکے الفاظ یہ ہین سمجھو تو یہ جو دو کہ یہ سب پیشگوئیے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسے علیہ السلام کے اترنے سے پہلے یہ سب فساد دور ہو جاوے خروج بغاوت بنام مہدی کا عہد انگلشیہ فتنہ انگریزی سے حکومت ہمارے ہاتھ مین دولت و سلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ تو خرہا دینے سے کچھ کم نہین ہے۔

اور قیامت کو انگریزون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے شروع زمانہ نبوت سے قریب کہا جاتا ہے۔ پہر اس سے انگریزون کے ساتھ لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا کیسا بکہیڑا ہے زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنا بہی ترغیب بغاوت نہین ہوسکتا جب تک یہ نہ کہا جاوے کہ وہ زمانہ نزدیک ہی آ جاوے۔ اول مہدی کا ظہور انہی سلطنت کے زمانہ مین ہوگا۔ دوم مسلمانون کو اس سلطنت کے خلاف معاونت مہدی کے لئے آمادہ رہنا چاہیے۔ اور ان دونون باتون

کا اس کتاب میں کہیں نشان نہیں ہے - لہذا زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنے سے بھی ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے - اور اگر صرف تجویز و اعتقاد مہدی موعود بغاوت ہے تو اس سے مولف کتاب اقتراب کی کوئی خصوصیت نہیں ہے - عام اہل اسلام ماتحت برٹش گورنمنٹ رئیس ہوں خواہ رعایا جنمیں حضرات نکتہ چیں بھی داخل ہیں (بجز بعض اہلحدیث زمانہ قدیم و زمانہ حال*)

* زمانہ قدیم میں قاضی ابن خلدون حضرمی اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذر چکے ہیں اور اس زمانہ میں ایسے کئی اہلحدیث موجود ہیں - ان لوگوں کا انکار عقلی وجوہات سے اور ان خوارق و عجائبات کو جو مہدی کے علامات و مقدمات تسلیم کئے جاتے ہیں ناممکن سمجھنے کی وجہ سے نہیں ہے جیسا کہ نیچری مذہب ماننے والوں کا انکار عقلی وجوہات و اعتقاد عدم امکان خوارق و عجائبات پر مبنی ہے - بلکہ انکا انکار صرف نقلی اصول پر اور ان احادیث کو جو مہدی کے باب میں وارد ہیں صحیح نہ ماننے - اور بعد فرض و تسلیم صحت انکی قطعیت کو (جو اعتقادیات میں بحکم نصوص قرآنیہ شرط ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۵) جلد (۸) میں صفحہ (۱۳۲ وغیرہ) ثابت ہو چکا ہے) نہ ماننے کے سبب ہے - اعلی طبقہ کتب حدیث (صحیح بخاری و صحیح مسلم) مہدی موعود کے ذکر سے ساکت ہے) چنانچہ پہلے ہی (جبکہ نوابصاحب یا کسی اور مسلمان پر مسئلہ مہدی کے سبب کوئی اعتراض نہ ہوا تھا) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۷ میں صفحہ ۳۴۸ ہم اس امر کو جتا چکے ہیں - دوسرے طبقہ کی کتابوں میں جو اس مضمون کی حدیثیں پائی جاتی ہیں وہ قابل جرح سے خالی نہیں - قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر میں ان احادیث کو ایک ایک کرکے رد کر دیا ہے - ہمارے نوابصاحب نے جرح و کلام ابن خلدون کا اپنی کتب حجج الکرامہ و اذاعہ وغیرہ میں جواب دیا ہے پر وہ جواب جرح ابن خلدون کو اٹھا نہیں سکتا بلکہ اور پختہ کرتا ہے - ہم اسباب میں عنقریب ایک مستقل مضمون لکھینگے - اور اسمیں ان احادیث پر تفصیلی بحث کرینگے انشاء اللہ تعالی - اس نوٹ میں صرف اس امر کا جتانا مد نظر تھا کہ بعض اہلحدیث زمانہ سابق و حال مہدی کے منکر بھی ہیں - عام مسلمانوں یا نوابصاحب کے معتقد ہونے سے بھی مسلمانوں یا کل اہلحدیث کو معتقد نہ سمجھنا چاہیے -

قیامت سے پہلے مہدی کے آنیکے معتقد ہین۔ پہر چاہیے تہا کہ سبھی اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ کو (جنکا یہ اعتقاد ہے) باغی تصور کرکے انکو پہانسی دینے یا دریاشور سے پار بہجوانے کا مشورہ دیا جاتا اور کم سے کم اتنا تو کہا جاتا کہ اسلامی ریاستون (حیدرآباد رامپور۔ ٹونک۔ بہاولپور وغیرہ وغیرہ) کے رئیسون اور نوابون سے وہی سلوک کیا جائے۔ جو نواب صاحب بہوپال سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ انمین کم سے کم ایک بہی ایسا نہین ہے۔ جو امام مہدی کے آنیکا معتقد و منتظر نہو۔ اس امر کو ہمارے معترض بہائی خود یقیناً جانتے ہین۔ اور جو لوگ اس عقیدہ اہل اسلام سے واقف نہون وہ جس سے چاہین اس امر کو دریافت کر سکتے ہین۔ ان سبکو جنکی تعداد لاکہون سے بڑہکر ہے اس اعتقاد کے ساتھ خیرخواہ سلطنت تصور کرنا۔ اور نواب صاحب کو اسی اعتقاد کے سبب باغی و بدخواہ قرار دینا انصاف کے رو سے کب جایز ہے۔

مضمون نمبر (۲) مین مضمون نمبر (۱) سے بڑہکر دہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن مولف نے کتاب اقتراب کے صفحہ ۶ سطر ۱۹-۲۰ مین نصاریٰ کی حکومت کو قیامت کی علامت کہا ہے مگر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اُن سے لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا دہوکہ دینا ہے۔ یہہ نتیجہ اسوقت صحیح ہوتا جبکہ اس کتاب یا اور کتب اسلام مین علامات قیامت اونہی چیزون کو تسلیم کیا جاتا جنکو برا سمجہا جاتا ہے اور جس حالتمین اس کتاب مین اچہی چیزون کو بہی علامات قیامت تسلیم کیا گیا ہے۔ اور انہی اچہی چیزون مین بزعم مولف اور اکثر اہل اسلام عیسے علیہ السلام اور امام مہدی موعود کا آنا ہے۔ اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور نہر فرات سے سونیکا پہاڑ نکلنا وغیرہ وغیرہ (جنکو اس کتاب کے صفحہ ۱۹-۲۰ و صفحہ ۶۷و۶۸ وغیرہ مین ذکر کیا ہے) تو پہر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اُنسے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

اس مقام مین ہم کو سکہون کے عہد کا ایک قصہ یاد آیا ہے جسمین اسی قسم کا دہوکہ و مغالطہ دیا گیا تہا۔ سکہون مین ایک رئیس کا نام کرم سنگہ تہا۔ اسکے اکثر ملازم و اہلکار

نا اہل تھے۔ بدقسمتی سے ایک فارسی خوان بھی اُنمین آپھنسا۔ اور اپنی لیاقت کے سبب آپنے قرب حاصل کیا تو اوسکے حریفون نے اس رئیس کو یہ دہوکہ دیکر اسکو موقوف کرا دیا کہ مہاراج اس منشی نے آپ کا نام کرم سنگہ چہوٹے کاف سے لکہدیا ہے۔" افسوس ہمارے بہائیون نے سلطنت انگریزی کو بھی سکہا شاہی حکومت قرار دیکر ایسا ہی کہا ہے کہ حضور آپکی حکومت کو نواب صاحب نے قیامت کی علامت کہا ہے"۔ اور یہ نہ سمجہا کہ اگر کسی نے گورنمنٹ کو ہما دیا کہ قیامت کی علامتین سبھی بُری نہین ہین تو ہماری صداقت کا کیسا اندازہ ہوگا۔

مضمون نمبر (۳) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ جسکی نظیر اس منکر نماز کا قصہ ہے جسنے دستآویز آیت لا تقربوا الصلوٰۃ قرآن سے مخالفت نماز کا حکم نکالا۔ اور لفظ "انتم سکریٰ" کو جو اسکے بعد واقع ہے پس پشت ڈال دیا تھا۔

بے شک اس کتاب کے صفحہ ۳۷ مین یہ فقرہ درج ہے کہ یون تو لفظ مہدی ہر صالح پر بول سکتے ہین" مگر اسی صفحہ مین اس فقرہ سے پہلے اور پیچھے ایسے فقرات بھی درج ہین جنمین صریح اور صاف طور پر اسکے مہدی ہونے کا یقین ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ پوری عبارت صفحہ ۳۷۔ اقتراب اس رسالہ کے صفحہ (۶۹) مین منقول ہوئی ہے علاوہ برآن اور مقامات اقتراب مین جنکی عبارات اس رسالہ کے صفحہ ۴۲ لغایت ۴۴ مین منقول ہین بھی یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے۔

ہمارے بہائیون نے ان سب عبارات و فقرات کو "انتم سکاریٰ" کی نظیر سمجہکر خورد برد کر لیا۔ اور اس ایک فقرہ سے سوڈانی کا مہدی ہونا گورنمنٹ کو ثابت کر دکہایا ہے۔ اور اُسکو اچھی طرح کرم سنگہ بنایا۔

مضمون نمبر (۴) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۱۱۱ وغیرہ مین ترک جہاد کو بُرا کہا گیا ہے مگر جب اس کتاب کے صفحہ ۸۶ و ۸۵ و ۹۹ مین یہ فقرات بھی دیکھے جاتے ہین۔ کہ تاتہہ سے جہاد کرنا ائمہ کا کام ہے۔ اور اب ائمہ

نہین رہے اور نہ اسوقت کوئی جماعت مسلمین ہے اور نہ کوئی امام کنارہ کشی کا
ہے اور اس زمانہ مین لڑکر شہید ہونے کا موقعہ نہین رہا۔ تو اس سے صاف
ہوتا ہے کہ اس مذمت ترک جہاد سے آئندہ جہاد کرنیکی ترغیب دینا مقصود نہین
حالت کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اور یہ بعینہ اس کہنے کی نظیر ہے کہ جبتک مسلمان تلوار
ذریعہ سے ملکی ترقی کرتے رہے تب تک قومی رہے۔ جب اُنہون نے تلوار چھوڑ دی
ہو گئے۔ جو بہت سے مورخین اہل اسلام و عیسائی وغیرہ اہل مذہب کے کلام مین پایا جاتا ہے
کوئی ترغیب لڑنا وت نہین سمجھتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ لفظ جہاد کو مذہبی لڑائی سے جو
مذہبی کے سبب سے ہو کچھ خصوصیت نہین ہے۔ ملکی لڑائی کو جو قومی ترقی کے لئے ہو
کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل و دلیل جنرل انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۵ء و یکم جنوری
مین موجود ہے۔ جو چاہے ملاحظہ کر سکتا ہے۔

مضمون نمبر ۵ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ بیشک اقتراب
صفحہ ۵ سطر ا مین متغلب یا غیر قریشی کی اطاعت کو واجب کہا گیا ہے۔ جسکا مطلب شاید
کو یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی سوڈان امام برحق نہو تو بھی اسکے متغلب ہونیکے سبب
اطاعت مسلمانوں پر ہندوستان کے ہون خواہ عرب کے واجب ہے۔ مگر اس سے چار
پہلے صفحہ ۵۶ کے اخیر مین صاف کہا ہے کہ کسی ملک کے متغلب یا سلطان کی
دوسرے ملک والوں پر اطاعت واجب نہین ہے۔

ایسے ہی صفحہ ۱۱۹ مین مہدی سوڈان کے سید ہونے مین تردد ظاہر کیا
جسکو ہمارے بھائیون نے بھی مضمون نمبر ۱ مین تسلیم کیا ہے۔ ان سے صاف نتیجہ نکلتا
کہ مولف اقتراب ہندوستان کے مسلمانون پر مہدی کی اطاعت واجب نہین کہتا۔

اصل عبارت صفحہ (۵۶) یہ ہے اسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے
نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر

نہین ہین اسی لئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ قریشی ہونا شرط واجب ہے۔ علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والونپر اوسکی اطاعت بھی واجب نہین ہے۔ ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر والے کی اطاعت واجب ہے۔ جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بندوبست نہو سکے تو دنیا طوائف الملوک ہو جاوے۔ تو اسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا پر واجب ٹہرتی ہے۔ اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو"

مضمون نمبر (۱۷ و ۱۸) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۵۵ وغیرہ مین یہ مضامین مرقوم ہین۔ ولیکن ان مضامین مین گورنمنٹ اور کسی پولیٹکل انقلاب کی برائی کا بیان مراد نہین۔ بلکہ انہین امرا اہل اسلام اور مذہبی انقلاب پر افسوس مدنظر ہے۔

اسپر روشن دلایل اس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۲ و ۴۳ وغیرہ کی عبارات ہین جنہین خاصکر اہل اسلام کے مذہبی انقلاب پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ اسکے صفحہ ۱۲ مین ہے "جس دن سے اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے۔ پہر یہ ملت یا امت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون ہوتی گئی۔ یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے۔ مسجدین ظاہر مین تو آباد ہین لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہین۔ علما اس امت کے بدتر اونکے ہین۔ جو نیچے آسمان کے ہین انہی سے فتنے نکلتے ہین۔ اُنہین کے اندر پہر کر جاتے ہین"۔

اور اسکے صفحہ ۴۳ مین ہے "(علامت قیامت) کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اٹھہ جاوے زمانہ بوڑہا ہو جاوے۔ عمر البشر کی گہٹ جاوے اولاد نہو پہل کم ہوا مین متہم ہون متہم امین ہون جہوٹا سچا ہو سچا جہوٹا ہو قتل بہت ہو محل بنائے

بچّامین بہت نحوفی تہار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار ہین یعنے بسبب نافرمانی اولاد کے بانجہہ عورتین خوش ہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین - جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے کسطرح برے ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین بارش بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غصے ہو سردی مین گرمی ہو فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین - حق یہہ دن کو دلوا وین جو کوئی اُنکی تصدیق کرے گا - اسنے راضی ہوگا اسکو جنت کی بو بہی نہ ملیگی "

اور اسیکے صفحہ ۲ ۵ مین ہے ۸۵ (علامت قیامت) حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین جب تم دیکہو کہ لوگون نے نماز کو مارا امانت کو ضایع کیا - سود کہایا - جہوٹ کو حلال بنایا - خونریزی کو ہلکا سمجہا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا - حکم ضعیف ہوا کذب صادق ٹہرا - حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی - الخ - ایسا ہی اسکے صفحہ ۸۵ مین ہے -

ان عبارات مین جن باتون کو علامت قیامت ٹہرایا اور برا کہا گیا ہے وہ اکثر اہل اسلام مین پائی جاتی ہین - اور انہی پر افسوس کرنا ان مواضع مین مقصود ہے پہر ہمارے بہائیون کا گورنمنٹ کو یہہ سمجہانا کہ ان مضامین مین گورنمنٹ کی بدی و معصیت کیطرف اشارہ کیا ہے - گورنمنٹ کو سردار کرم سنگہ بنانا نہین تو کیا ہے -

اور اگر بالفرض کسی مقام مین اس کتاب کے گورنمنٹ کے مذہب کو بہی برا کہا اور بلحاظ مذہب گورنمنٹ اس زمانہ کو بدی اور معصیت کا زمانہ بنایا ہے تو اس سے بہی بغاوت کا نتیجہ نکل نہین سکتا - ہم نہین جانتے کہ تمام ہندوستان کے رعایا گورنمنٹ سے (اہل اسلام ہون خواہ ہندو وغیرہ) کم سے کم کوئی ایک شخص بہی الّا بشرطیکہ وہ لا مذہب ہو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو) ایسا نکلے جو گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچہا جانتا ہو - اور بلحاظ

مذہب اسکو بُرا نہ سمجھتا ہو —

وہ رکیون جاتین اِن ہی حضرات کو جنھون نے اس قسم مضامین اقتراب کو مضامین بغاوت بتایا ہے۔ کیون نہ دیکھین یہ لوگ گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچھا جانتے۔ اور گورنمنٹ کو اپنا مذہبی بھائی یا پیشوا سمجھتے ہون تو محمدی کیون کہلاتے بلکہ عیسائی کیون نہ ہو جاتین —

مضمون نمبر (۷) مین بھی اسی قسم کا دہوکھا دیا گیا ہے کہ "ان آتی سماوۃ" کو لے لیا۔ اور انتم سکارے کو چھوڑ دیا ہے۔ بے شک صفحہ ۵۸ مین اس مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ "ہاتھ سے لڑنا ائمہ کا کام ہے جو آجکل نہین رہے۔ باقی لوگون نے علماء ہون تو انکا جہاد زبان یا قلم سے ہو سکتا ہے عوام ہون تو دل سے بدی کو بدی جاننا" اور یہ بھی آ نہین اہل اسلام کی نسبت کہا گیا ہے اقوام غیر گورنمنٹ ہو خواہ کوئی اور) کی نسبت اسمین کوئی تصریح نہین ہے —

اصل عبارت صفحہ (۵۸) اقتراب کی یہ ہے "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ائمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے۔ دل سے بیزار ہونا کام عوام کا ہے سو آجکل ائمہ تو نہین رہے عالم وہ ہین جو اتباع قرآن اقتداء حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین۔ عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون۔ لاٹھے اٹھانے کی کچھ ضرورت نہین ہے"

اس عبارت کو ناظرین غور سے ملاحظہ فرماکر انصاف سے کہین کہ ہمارے بھائیون نے اس عبارت کو چھانٹ کر اسکا کیا مطلب بتایا اور گورنمنٹ کو کیسا گرم سنگھ بنایا ہے

مضمون نمبر (۸) مین بھی اسی قسم کا دہوکا دیا گیا ہے۔ اور "لا تقربوا الصلوۃ" پر بحذف "انتم سکاری" عمل ہوا ہے — بے شک صفحہ ۵۹ مین خدا کی راہ مین مارے گ

کو شہید کہا ہے مگر ساتھ اسکے یہ بھی کہدیا کہ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا

ناممکن ہے۔ جسکی وجہ بھی اسی کتاب صفحہ (۷ و ۶ و ۵) مین بیان ہوئی ہے اور

رسالہ کے صفحہ ۴۷ مین منقول ہو چکی ہے۔

پوری عبارت صفحہ ۵۹ کی یہ ہے "ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرد

سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے" رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان

وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا۔ اس زمانہ مین اوس شہادت کا موقع

اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت بارد ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام

اس فضیلت عظمی سے بھی محروم ہین جیسے ہر وقت کے نہ کہنے کو بھی فقط ایک سنت

سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے

یہ دولت کسیکو حاصل ہو۔

یہان بھی ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو کرم سنگہ بنا یا اور کچھہ کا

ویسا ہی دہوکہ دیا ہے۔

مضمون نمبر ۹ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ اور علاوہ بر

جعل و تصرف سے بھی کام لیا ہے۔

اقتراب کے صفحہ ۱۶۴ یا اور کسی جگہہ قیصر ہند یا نائب السلطنت کا نام

نہین ہے اسکے صفحہ ۱۶۴ مین کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ سے بیا

کہ مہدی موعود (نہ مہدی سودانی) شہر کے شہر فتح کرینگے۔ مشرق سے

تک لینگے۔ ہندوستان کے بادشاہون کو گردن مین طوق ڈالکر انکے سا

انکے خزاین بیت المقدس کا زیور ہوگا۔ اسکی تمثیل مین ہمارے بھو

نوابصاحب (اگر یہہ کتاب انکی تصنیف ہے) ناعاقبت اندیشی سے یہ لکھہ بیٹھے

مین انکو کوئی بادشاہ ہی نہین یہی چند رئیس ہندو یا مسلمان ہین۔ سو کچھہ

نہین بلکہ برائے نام ہین - بڑے بادشاہ اس ولایت کے یورپین ہین - غالباً اسوقت بھی یہی حاکم یہانکے رہینگے - انہی کو اُنکے روبرو لیجاوینگے - یا اس وقت تک اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم ہو جاویگی اللہ ہی کو خبر ہے -

اس تمثیل مین نوابصاحب اپنی طرف سے کسی قسم کے عمل کی تحریک نہین کی ہے بلکہ عام مسلمانون کے عقیدہ کی ایک ایسی مثال دی ہے جسمین موجودہ مسلمانون کے عمل کا دخل نہین ہے - وہ امر جسکی اُنہون نے مثال دی ہے واقع ہوا تو محض تائید آسمانی سے اور بطور کرامت ہوگا (چنانچہ معتقدین مہدی کا خیال ہے) نہ مسلمانون کی موجودہ طاقت سے

و مع ہذا اس تمثیل مین نواب صاحب نے ملکہ معظمہ و نائب السلطنت یا اور انگریزون کے مہدی کے روبرو لائے جانے کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہین کیا - بلکہ شک و تردد سے کہا ہے کہ اسوقت تک یہی یورپین بادشاہ رہینگے - یا کوئی اور لوگ بادشاہ ہو جاوینگے پھر اس شک کو پختہ کر دیا - اور صاف لکھدیا ہے کہ خدا ہی کو خبر ہے پھر اس اعتقادی نہ عملی شکی نہ یقینی تمثیل سے یہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے - کہ نواب صاحب نے اسمین مسلمانون کو بغاوت کی ترغیب دلائی ہے - اور موجودہ ملکہ معظمہ اور نائب السلطنت وغیرہ انگریزون کو پکڑ کر مہدی موعود کے حضور مین لانیکی ترغیب دی ہے - یا اُنکے پکڑے جانے پر اپنی مسرت ظاہر کی ہے یہ نتیجہ اسوقت نکل سکتا - جبکہ نوابصاحب موجودہ سلطنت کے زمانہ مین مہدی موعود کے آنے کا یقین ظاہر کرتے اور اس تمثیل مین موجودہ سلطنت کے مخالف کسی قسم کے عمل کی تحریک تحریر مین لاتے - اور اعتقاد تو عموماً مسلمانون کا یہی ہے

حاشیہ دیکھو اقتراب صفحہ ۶۴ سطر ۱۲ جسمین لکھا ہے اللہ تعالے تین ہزار فرشتون سے اُنکی مدد کرے گا وہ اُنکے مخالفونکی مونہہ کو پیٹھون کو مارینگے مقدمہ لشکر جبرئیل ہونگے ساقہ لشکر پر میکائیل بکری بھیڑیے ایک جگہہ چرینگے - لڑکے بچے سانپون سے بچھیون سے کھیلینگے - کوئی شے اُنکو نقصان نہ پہنچا سکیگی الخ

کہ قیامت سے پہلے پہلے تمام زمین مین اسلام پھیل جاویگا۔ اور دنیا مین کوئی مذہب عیسائی یہودی وغیرہ باقی نرہیگا۔ پس اگر صرف اس اعتقاد سے (بغیر کسی قسم کی تحریک کے) بغاوت کا نتیجہ نکل سکتا ہے تو برٹش گورنمنٹ کی رعایا سے کوئی مسلمان اس بغاوت سے بری نہین ہو سکتا۔ یا کوئی شاذ و نادر بری ہو سکتا ہے۔

پھر ہمارے بھائیون کا اس اعتقاد کے ساتھ عموماً مسلمانون کو باغی کہنا صرف نواب صاحب کو (جو محض سادگی اور رفتار زمانہ سے ناواقفی کے سبب ایک شکلی تمثیل مین اس اعتقاد کو ظاہر کر بیٹھے ہین) باغی بدخواہ سلطنت انگریزی قرار دینا دھوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

مضامین نمبر ۱ الغایت ۱۵ مین بھی اسی قسم کے دہوکے و مغالطے ہین۔

صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۳ تک فقرات مین ایک مضمون بھی ایسا نہین جسمین گورنمنٹ کے مخالف ترغیب و تحریش ہو۔ صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے اخیر صفحہ تک صرف سودانی کا حال اخبار لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء سے نقل کیا ہے۔ پھر جو اب وغیرہ اخبارات انگریزی و اردو سے اسکی لڑائیون اور فتوحات کا حال لکھا ہے۔ اسکے اخیر مین ان لڑائیون کی نسبت یہ فقرہ لکھا ہے۔ "اب تک یہ فتنہ قایم ہے"۔ جس سے صاف صاف جتا دیا ہے کہ اسکی لڑائیان فتنہ و فساد سے بڑھکر ہین انکو کوئی شرعی جہاد نہ سمجھ لے۔

پھر صفحہ ۱۱۷ مین عثمان دغنا کا وہ خط جو بجواب اشتہار برٹش گورنمنٹ اُسنے مشتہر کیا تھا اخبار پایونیر مطبوعہ (۴) اپریل ۱۸۸۴ء سے نقل کیا ہے اس خط کے خاتمہ پر (صفحہ ۱۱۸) کہا ہے۔ "مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہ مہدی (موعود یہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر اور کفار کو اسلام پر مجبور کر دینگے۔ ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نرہیگا۔ جو انکی مخالفت کریگا۔ وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو" جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے۔ رہی یہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قائم نہین کہ یہ وہی

مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی مہدویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان - اسطرح کا دعوے بہت اخیار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا - یہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گھڑا ہے تو ہو سکتا ہے - کہ یہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہائے صدی اول صدی مین ہوتا ہے - تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے"۔

پھر بصفحہ ۱۱۹ کہا ہے - "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی ہو یا پیغمبر نہین "۔ اسپر اخبار پایونیر دہم اپریل ۱۸۸۴ء سے شہادت پیش کی ہے - اسکے بعد کہا ہے - مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون لیوار کے پیچھے کی بات ہم کو معلوم نہین ہو سکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کر کے خبرونکو طرح طرح کے جکڑ دیکر لکھا کرتے ہین اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے مگر اس زمانہ کے اخبار سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بھول کر دو چار خبرین صحیح لکھہ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلا"۔

ان عبارات (۱۱۸ لغایت ۱۱۹) مین جو مہدی کا حال لنڈن نیوز پایونیر وغیرہ اخبارات سے لیا گیا ہے - اس حال کا بیان لغو و ہے تو اسکا مرتکب پہلے یورپ ہے - اور جو انہین مہدی کا مجدد ہونا تجویز کیا ہے - یہ بھی ان اخبارون کے بیان سے نتیجہ نکالا ہے - پھر اسمین اپنا یقین ظاہر نہین کیا صرف شکیہ و شرطیہ طور پر کہا ہے - کہ اگر یہ جواب اشتہار برٹش گورنمنٹ جو اخبارون مین درج ہے سچا ہے کسی اخبار نگار یا دوسرے مکار کا گھڑا ہوا نہین ہے تو سودانی مجدد

ہوسکتا ہے - پہر اس شرط کو بخیتہ کیا اور صاف کہدیا ہے - کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہوسکتا ہے کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون - پہر اس شرط کے پائے جانے - اور سوڈانی مین ان اوصاف کے موجود ہونے کی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا - اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے پیچھے کی بات معلوم نہین ہوسکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہوسکتا ہے - اور اس حال کے راویون (اخبار نویسون) کو سچ بولنے عادت نہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور لایق یقین نہین ہے - پہر ہمارے بہائیون کا ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نواب صاحب نے مہدی سوڈان کا مجدد ہونا تسلیم کرلیا ہے - اور جو اخبارون مین اسکی شکستون کا حال بیان ہوا اسکو دروغ کہا ہے * دھوکہ مغالطہ نہین تو کیا ہے -

اس بیان سے مضمون نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا - اور مضمون نمبر ۱۲ سوڈانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا - یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے - چنانچہ اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۸) اقتراب صاف تصریح ہے - (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۵) مین منقول ہوچکی ہے) کہ مہدی موعود یہ کام کرینگے اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا اعتقاد رکھنا ترغیب بغاوت نہین چنانچہ پہلے بھی ہم بصفحہ (۴۹ و ۵۷) رسالہ یہ بات کہہ چکے اور بیان کرچکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و رعایا برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص) یہی اعتقاد ہے - اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین - اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ سے کوئی خاص تعلق نہین ہے - لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالنا تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا ہے اور گورنمنٹ کو دہوکا دینا ہے

اور مضمون نمبر ۱۴ کی نسبت بصفحہ (۹۱ لغایت ۹۳) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب ... تشبیہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سوڈانی کو مدد دین

* اس کتاب مین سوڈانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا - بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے جنسے سوڈانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے جس سے یارون نے برعکس نتیجہ نکال لیا - افسوس - صد افسوس

اور گورنمنٹ سے باغی ہو جائیں۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبد الوہاب نجدی کی طرح ظالم اور ناحق بکفر اور خونخوار خلایق سمجھکر اسکی اعانت و موافقت سے بچیں۔ اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔

اور مضمون نمبر ۱۵ محض دروغ ہے اس کتاب میں یہ مضمون کہیں نہیں ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ میں اسکے برخلاف یہ لکھا ہے۔ تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے۔ اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے۔ خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو۔ جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے۔ غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے میں ہو سکتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ باستقار میں ہوئے ہیں تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہیں ہے۔

ہمارے بھائیوں نے رسی کا سانپ بنا کر گورنمنٹ کو دکھایا اور ڈرایا ہے۔ اور اسکو جسطرح سردار کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر ۱۶ میں بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ بیشک اس کتاب کے صفحہ ۱۲۰ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ میں یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون میں تین امر بیان ہوئے ہیں امر اول مہدی و عیسے علیہ السلام کے آنیکا اعتقاد۔ دوسرا انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعا۔ تیسرا چودہوین صدی

میں انکے ظاہر ہونیکی امید - امر اوّل کی نسبت تو ہم بصفحہ (۶) وغیرہ کہہ چکے ہیں کہ یہ عام مسلمانان ہند (جنمیں برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہیں) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہیں ہوتی - یہی امر دوم و سوم کی نسبت کہا جاسکتا ہے - جو لوگ مہدی و عیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد و منتظر ہیں وہ انکے ظہور کی تمنا بھی رکھتے اور اسکی دعا بھی کرتے ہیں - پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعۃ الاشراط الساعۃ نے یہ تمنا و دعا کی تھی - اسکی تقلید سے اقتراب میں (جو اشاعۃ کا ترجمہ ہے) یہ دعا و تمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعۃ الاشراط الساعۃ دیکھیے جو ہماری بات پر یقین نہ رکھے -

چودھوین صدی میں ظہور مہدی کی امید میں بھی مولف اقتراب نے پہلے علماء کی نقل و تقلید کی ہے - اپنے یقین سے یہ بات نہیں کہی - یہ اٹکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہیں مولف اقتراب بھی اُن ہی کی تقلید میں پھنس گئے - اسباب میں خود یقین نہیں رکھتے - بلکہ جابجا بلفظ شاید و محتمل اپنا شک و تردد ظاہر کرتے ہیں -

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقتراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے - اسکے صفحہ ۲۱۹ میں امام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۵۰۰ھ میں قیامت برپا ہوگی - اور بصفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے آیۃ قرآنیہ "لا تأتیکم الا بغتة" سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ ۱۴۰۷ھ میں ہوگی - کیونکہ حروف لفظ بغتة کے عدد ۱۴۰۷ ہیں اسی واہی قول کے بعد وہ بات ہی ہے جسکا صفحہ (۲۲۰) پر حوالہ دیا گیا ہے آپ اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہیں - اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہوں یہ احتمال قوی ہے - بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاویں تو کچھ دور نہیں ہے - اسلئے کہ دجال انہیں کے زمانہ خلافت میں نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا - یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً اون سے فوت نہو -

نوٹ: اس فقرہ کے اخیر میں قطعاً کا لفظ آپنے بے سوچے سمجھے لکھدیا ہے - سوچ سمجھکر آپ یہ لفظ لکھتے تو اس فقرہ کے شروع پر شاید محتمل ہے قلم میں نہ لاتے - کیونکہ احتمال و قطع میں جو فرق ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے -

پہر بصفحہ ۲۲۱ - آپنے ابوقبیل سے نقل کیا ہے کہ مُہدی پر لوگون کا اتفاق ۱۲۰۴ھ مین ہوگا - پہر اِس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے - جبکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے - آپ لکھتے ہین اُس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیے تھا - مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے - اَب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہر اِس صدی سے اِس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالے اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے ہا چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین"

پہر اسی صفحہ مین مولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ سے ۱۴۰۶ھ مین قیامت برپا ہونا نقل کرکے کہا ہے - مگر وہ حساب ٹھیک نہ اُترا اب یہ صدی چودہوین شروع ہے - ہر طرف سے آواز فتنے و فساد نے کانون کو بہر دیا ہے - دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو لساز رنگ لائے" - جس سے بجز شک و تردد کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا -

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب **حج الکرامہ** فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقاء مغرب سے ۶۸۳ھ مین اور اُنکے بعض مقلدین سے ۱۰۸۰ھ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے ۶۹۳ھ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کرکے اوسکے رد مین یہ قول **قاضی ابن خلدون** کا نقل کیا ہے - کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کیطرف متوجہ ہوتے ہین - اور واہی دلیلون اور مختلف ڈہنگا ڈہنگیون سے اسباب بنز

الی کلام من امثال ھذا یعتنیون فیہ الوقت والرجل والمکان باد لۃ واھیۃ و تحکمات مختلفۃ فینقضی الزمان ولا اثر لشی من ذلک فیرجعون الی تجدید رای اخر منتحل کما تراہ من مفہومات لغویۃ و اشیاء تخییلیۃ واحکام نجومیہ فی ھذا انقضت اعمار الاول منہم والاخر

(عبد الرحمن ابن خلدون حضرمی)

اِس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین - پہر وہ وقت گذر جاتا ہے - اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور بناوٹی یا خیالی حدین لغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے

نکالتے ہین۔ اسی خیال بندی مین بہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین۔ (مہدی آیا (شد)

اِس کلام ابن خلدون کو بلا رد و مخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے آنے کے لئے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ دل سے نہین کین صرف سیوطی۔ ابن العربی و ابی قبیل و مولف اشاعۃ لاشراط الساعۃ وغیرہ علمار صوفیہ و نجومیون کی بولی بول دی ہے۔

اسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین۔ جسکو ہمارے نکتہ چینی بھائیون نے گورنمنٹ کو نہین سنایا۔ آپنے بصفحہ ۱۴۵۔ اقتراب کتاب ابوعبد اللہ حاکم سے (جسکا نقل و تصحیح روایت مین متساہل ہونا آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت ابوہریرہ رضی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے بھتیجو اگر تم عیسے علیہ السلام کو دیکھو تو ان سے کہو کہ ابوہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے

ی بنی اخی ان رایتموہ فقولوا ابوھریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم وصححہ و ابن عساکر (اقتراب)

اسکے بعد آپنے کہا ہے "مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے۔ تو میرا سلام پہونچا دے۔ اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بھی اسوقت تک زندہ رہا۔ تو پہر کچھ حاجت اِس وکالت کی نہین ہے۔ مصرع

چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے"

اسمین آپنے ابوعبد اللہ حاکم کی تقلید کی ہے۔ اور باوجود یقین اِس امر کے کہ مسیح مین اور انمین اور انکی اولاد مین ہنوز بہت جنگلون کی حیلولت ہے۔ اور بہت سی علامات کی آڑ ہے۔ جنکا ہنوز نام و نشان نہین۔ حضرت مسیح سے سلام و ملاقات کی تجویز تحریر کردی۔

اِس قسم کے بیانات نواب صاحب صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ نے کہی ہین۔ محض سادگی اور بہولاپن سے کہی ہین۔ آپ کی نیت مین ملی (؟) نہین کچھ فتنہ و فتور نہین۔ پہر اِس قسم کی باتون سے ترغیب بغاوت کا نتیجہ

نکالنا ظلم و بے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر ناحق بدگمانی اور گورنمنٹ کو دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

ان تینون امور سے جو مضمون نمبر ۱۲ مین بیان ہوئے ہین ایک نتیجہ گورنمنٹ کے موافق نکلتا ہے جسکی طرف نواب صاحب کے مخالفون کو تعصب کے سبب نہین دکھاتا۔ وہ یہ ہے کہ سوا ان کا فرضی مہدی موعود۔ مہدی نہین نواب صاحب اسکو وہ مہدی موعود سمجھتے۔ تو پھر اسکے آیندہ ظاہر ہونیکا اعتقاد و امید ظاہر نہ کرتے۔ اور نہ اسکے لئے دعا و تمنا کرتے ایک چیز جو نقد موجود ہو موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا خدا کرے کہ وہ جلد ہو۔ افسوس نواب صاحب کے مخالفون کے کلام کو اچھے اور واقعی نتایج سے آنکھ بند کر لیجاتی ہے۔ اور اُسکے بُرے نتایج جو نکل نہین سکتے نکالنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہے یہ سکھا شاہی ظلم و اندھیر نہین تو کیا ہے۔

مضمون نمبر ۹ مین ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو بہت ہی دہوکہ دیا اور محض دروغ و صریح ظلم و افترا سے کام لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کا اس کتاب مین بحوالہ صفحہ و سطر پتہ نہین بتایا۔ اور نہ ان مواضع کتاب مین جنکی اُنہون نے نشان دہی کی ہے اس مضمون کا کہین اثر ہے۔ بلکہ اس کتاب کے صفحہ ۶ مین لغایت صفحہ ۹۶ اس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے۔

صفحہ ۱ مین ان احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین۔ چنانچہ لکھا ہے فصل بیان مین ان اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچھے ہی قیامت قایم ہوگی۔ یہ نشانیان بھی بہت ہین۔ ایک انہین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے۔ یہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین۔ اُنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین۔ محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکھا ہے۔ قال تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی۔ اسیطرح قاضی محمد بن علی شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکھا ہے۔ جمہور بھی اسیطرف گئے ہین فقط ایک ابن

خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے انکے طرق کا ضعف ثابت کیا ہے اولیاء کے مکشوفات پر بھی انکے حق مین جرح کی ہے۔ سو جواب کلام و تصنیف مذکورہ رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے × × × × × × احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین۔ مگر ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابو یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین۔ بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پھر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔ سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتے ہین اونکے لئے شواہد و متابعات بھی علیحدہ ہین۔ ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔ کافہ اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے۔ کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا۔ جو دین کی تائید کرے گا عدل ظاہر فرمادیگا مسلمان اوسکے تابع ہوجاوینگے۔ اسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہینگے عیسے اوسکے سامنے اوترینگے۔ دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسیکے زمانہ مین ہوگا۔"

پھر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین مہدی موعود کے حالات کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اسکے باپ کا نام عبد اللہ بیان کیا ہے۔ اور اسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ دوسرے مقام مین اسکی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب جابر بیان کیا ہے۔ اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ تیسرے مقام مین اسکی نسب اور ذات بیان کی ہے۔ اور کہا ہے نسب اوسکا یہ ہے کہ اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین۔"

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب اکثر ان روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے صحیح تسلیم کرتے ہین۔ اس مقام کے اخیر مین جو اس مضمون کی ایک حدیث

ابوداؤد وغیرہ کی نسبت اُنہون نے کہا ہے کہ اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے - اسمین اُنہون نے
اصل حدیث کو ضعف نہین کہا - بلکہ اسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے - اصل حدیث کو
وہ ضعیف جانتے - تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ
کہتے - چوتھے مقام مین اُنکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے - کہ وہ مدینہ ہوگا - اور قرطبی سے
نقل کیا ہے - کہ ملک مغرب ہوگا - وہان سے مدینہ آوینگے - پانچوین مقام مین اُنکے
بیعت کی جگہہ بتائی ہے - کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی - چھٹے مقام
مین اُنکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی - ساتوین مقام مین اُنکا
حلیہ بیان کیا ہے - آٹھوین مقام مین عمر - نوین مقام مین اُنکا عمل - اور ان مقامات
مین اُنکے کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور
ابوداؤد) تضعیف کی ہے - اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ اور حجج الکرامہ) مین ان
احادیث کو صحیح کرنے مین بڑی کوشش کی ہے - اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جو ان
احادیث کو صحیح نہین مانتے شد و مد سے جواب دیا ہے گو ان احادیث کے منکرین
کے نزدیک وہ جواب لایق تسلیم نہین ہے

صفحہ ۹۵ مین ان تیرہ نشانیون کو بیان کیا ہے - جنسے اُنکے [illegible]
مہدی پہچانے جاوینگے (۱) اُنکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کرتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲)
اُنکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا جسمین سے یہ آواز آویگی - کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی
بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکھی شاخ کو زمین مین گاڑ دینگے وہ سبز ہو جاوے گی (۴) لوگ
اُنسے نشانی مانگینگے وہ ہاتھ سے اشارہ کرینگے - تو چڑیا ہوا سے اُترکر اُنکے ہاتھ پر
آپڑیگی (۵) ایک لشکر اُنکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دھس جاویگا - (۶) آسمان سے
آواز آوے گی - کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے - اور امتہ محمدیہ
کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنا دیا ہے - تم اسکے ساتھ ہو جاؤ وہ مہدی ہے (۷)

زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگی - (۸) لوگ دولتمند ہو جائینگے لینے کو بھی طالب مال نہ رہیگا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ دینگے - (۱۰) تابوت سکینہ غار انطاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے - (۱۱) انکے لئے دریا پہٹ جائیگا - جیسے بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تہا (۱۲) انکے لئے خراسان کی طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے - (۱۳) وہ اور حضرت عیسے ایک جگہہ جمع ہونگے اور حضرت عیسے انکے پیچھے نماز پڑھینگے" - ان نشانیون مین سے بجز مواعیدا فتراحیہ ایک نشانی کا انکار نہین کیا - اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان وارد ہین ضعیف و بے اعتبار کہا ہے - گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی کے نزدیک یہ سبھی احادیث محل کلام و بے اعتبار ہین -

نوابصاحب کے ان بیانات و تصریحات کے ساتھ ہمارے بہائیون کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث آثار و نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سیدہ سو مہدی کو ضعیف بے اعتبار ٹہرائے ہین اسلئے کوشش کی ہے کہ مہدی سوڈان ہی موعود نہ ہوسکے - اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو - نہ مہدی کے نقص پر - دروغ محض و صریح ظلم و افترا نہین تو کیا ہے -

ان حضرات کو اس دروغ بندی کیوقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۲ مین ہم نوابصاحب کو مہدی موعود کا منتظر و متمنی ٹہرا چکے ہین - پہر انکو مہدی موعود کا سوڈان مین موجود ماننے والا کیونکر ٹہرا سکتے ہین - اور ان دونون متناقض الزامون کیونکر بن سکتے ہین -

الحق انہون نے برٹش گورنمنٹ کو سکہا شاہی و کرم سنگہی سلطنت سمجہا اور یہ یقین کرلیا کہ ہم جو کچھہ آسمان کو زمین ہر رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری کوئی بات رد نہ کریگی - مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ ہمارے الزامات و مغالطات

کوئی اور منصف و زیرک مطلع ہوگا - تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دے گا - دنیا انصاف و حق گوئی سے محض معطل نہیں ہے

اس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نواب صاحب نے سنظر چھپانے منشار حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سوڈانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ -

یہ بھی محض دروغ ہے - اس کتاب مین کسی جگہہ سوڈانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے ان جوابات و تقریرات سے کس و ناکس (الشیر) طبکہ اسکو نواب صاحب سے اور اونکے گروہ اہلحدیث سے عناد نہو بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انمین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین واقعی اس کتاب مین ہین انمین ترغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین - اور اس کتاب کی تالیف و تشہیر ہی اسی غرض سے ہوئی ہے - کہ فرضی مہدی سوڈانی واقعی مہدی نہین ہے - لوگ نا واقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجھ لین اور اُسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین - جن لوگون نے اس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے - اُنہون نے سخت دہوکہ کہایا یا دیدہ دانستہ گورنمنٹ کو دہوکہا دینا چاہا ہے -

اسی قسم کی باتین ہمارے بہائی نواب صاحب کی اور کتابون مین بتاتے - اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین اُنکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طول جو ان چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے - جو لوگ ہماری اس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سننگے اُن سے اُمید ہے کہ اِن حضرات کی کسی بات سے دہوکہ کہا کر نواب صاحب کو الزام سوم (ترغیب بغاوت) کا محل نہ سمجھینگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اوسکے معزز عہدہ دارون سے (اگر اُنہون نے ان حضرات کے مغالطات سے دہوکہ کہایا ہے) تو

ہم کو کامل امید ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو کمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرماکر ان باتون کو محض افترا خیال کرینگے۔ اور نواب صاحب کو اس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجھینگے۔ اس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین بادب یہ التماس کرنا بھی نامناسب نہین سمجھتے۔ بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحت یعنے بھلائی اور خیرخواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نواب صاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہے اسکا سبب اگر یہی مضامین ہین۔ جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتایا گیا تھا تو درصورت درستی و راستی ہمارے ڈیفنس (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے۔ اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرے۔ کہ یہ اعزاز و خطاب نواب صاحب کے ذاتی استحقاق سے نہ تھا۔ بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی شکر گذاری اور خیر سگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہو چکی ہے) تھا۔ لہذا درصورت بے قصور ہونے نواب صاحب کے جرم بغاوت سے اس اعزاز و خطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔

اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہے۔ تو اس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے۔ اسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بپاس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری و مناسب نہین ہے۔ اس صورت مین بھی گورنمنٹ اس اعزاز و خطاب کو واپس عطا کرے گو بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نواب صاحب کا

ذاتی فعل ہے۔ اسکی سزا مین اس اعزاز و خطاب کا (جو بیگم صاحب کی نکلالی و خیرسگالی کی نظر سے اور انہی کے اعزاز کے خیال سے تھا۔) واپس لینا بلاضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہے۔ جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خودغرض اخبار جنکو نوابصاحب یا ریاست سے عناد ہے اسکو عزت سے دیکھتے ہین۔ آیندہ اختیار

امور مملکت و ملک خسروان دانند ۔ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یہ نوابصاحب کیطرف سے عذرات و وجوہات اصل ہین۔

اب ہم اپنے بھائیون کی ظالمانہ تجویز کے اس حصہ کا ڈیفنس یا عذرات پیش کرتے ہین جسمین انہون نے تمام گروہ اہلحدیث پر حملہ کیا اور نوابصاحب کی سزا مین انکو بھی شریک کرنا چاہا ہے۔

اس حصہ مین جو انہون نے بعض اشخاص اہلحدیث کی نسبت پر حملہ کیا اور یہ کہا ہے "کہ اُردو ہم مشربان نوابصاحب نے بھی تب ہی سے ممانعت جہاد گورنمنٹ انگلشیہ مین تحریرین شروع کی ہین جب سے نوابصاحب کا حال گورنمنٹ پر کھلا ہے اور یہ تحریرین بھی دل سے نہین صرف زبان سے ہین" اسکا جواب ہم رسالہ نمبر (۱) مین بصفحہ (۲۶) دے چکے ہین۔ اس مقام مین ہم اسکے اس حصہ کا جواب دیتے ہین جس مین انہون نے نوابصاحب کا خیال و مقال جسکو وہ بزعم خود نوابصاحب کا خیال و مقال سمجھتے ہین تمام گروہ اہلحدیث کا خیال مقال قرار دیا ہے۔ وبناءً علیہ انہون نے کل گروہ اہلحدیث کو ایسا ہی مستحق سزا کہا ہے۔ جیسا کہ نوابصاحب کو۔

وہ یہ ہے

نوابصاحب گو گروہ اہلحدیث مین ایک ممتاز و سربرآوردہ رکن ہین جنکو اپنی قوم مین دنیاوی سرداری کے علاوہ دینی وقعت و امتیاز بھی حاصل ہے۔ مگر وہ اس گروہ کے

عیان اشخاص مین اُس وقت سے نہین دیکھے جاتے جس وقت سے امت محمدیہ مین بعد پیغمبر علیہ السلام یا جماعت مقلدین مین ائمہ کرام (ابو حنیفہ و شافعی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) دیکھے جاتے ہین۔ بلکہ اس گروہ مین کم سے کم ایک شخص بھی بشرطیکہ وہ کچھ علم و فہم رکھتا ہو امی و جاہل محض نہو جسکا کسی امر مین کچھ اعتبار نہین ہوتا) ایسا نہ نکلیگا۔ جو انکو بمنزلہ پیغمبر یا ہم رتبہ امام مذہب سمجھتا ہوگا۔

اسکا سر و منشاء جسمین کسی منصف مزاج کو شک و تردد کی گنجایش نہین یہ ہے کہ یہ فرقہ اہلحدیث بجز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی صحابی (ابوبکر عمر فاروق علی مرتضے عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین) کسی تابعی (حسن بصری زہری سعید بن المسیب وغیرہ رضوان اللہ علیہم) کسی امام (ابو حنیفہ شافعی مالک احمد بن حنبل رضے اللہ عنہم) کسی صوفی جنید بغدادی شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ رضی اللہ عنہم۔ کسی مولوی زندہ یا مردہ کا محض مقلد نہین ہے۔ اور اسیوجہ سے اس گروہ کا نام انکے مخالفون نے لامذہب و غیر مقلد رکہا ہوا ہے۔ پھر بیچارے نواب صاحب کو (خواہ وہ کیسے ہی درجہ اعلے کمال دینی و دنیوی تک فائز ہون) یہ لوگ کیا جانتے ہین اور انکے ذاتی خیال و مقال کی بلا دلیل تقلید کب کرتے ہین۔ نواب بیچارہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس فرقہ مین کوئی صاحب جو اسوقت مقتدا و پیشوا فرقہ کہلاتے ہین۔ جیسے مسند الوقت شیخ العرب و العجم مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم یا اپنے زمانہ مین کہلا گذرے ہین (جیسے مولانا اسمعیل شہید دہلوی اور مولانا عبد اللہ غزنوی متوفی و مدفون امرتسر) ایسے نہین اور نہ تھے جنکے اتباع انکے مقلد ہون۔

مولانا اسمعیل شہید کے اقوال و افعال پر اسوقت بہت لوگ خواص بلکہ عوام معترض ہین۔ مینے ایک مولوی صاحب سے جو امرتسر مین رہتے ہین اپنے کانون سے سنا ہے (صمتا ان لم تسمعا) کہ مولانا اسمعیل نے جو سکھون سے جہاد کیا تھا وہ جہاد نہ تھا فساد تہا۔"

اور انکی کتاب صراط مستقیم و منصب امامت پر اکثر لوگ اس گروہ کے معترض ہین اور ان حالات مقامات سے جو اہل اللہ کے لئے انہون نے ثابت کئے ہین صاف منکر

مولانا و شیخنا دہلوی سے اس خاکسار کا (جو آپکے احقر تلامذہ سے ہے اور علوم دین مین جو فیض پایا انہی کی درگاہ سے پایا) مسح جورب مین خلاف ہے آپ سوتی جرابون پر مسح کو پسند نہین کرتے اور خاکسار اسکا مجوز بلکہ عامل ہے۔

شیخ مرحوم غزنوی سے خاکسار کا تاویل صفت معیت مین اختلاف ہے آپ معیت کی علم سے تاویل کرتے تھے خاکسار اسمین تفویض کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱ و ۲) جلد (۸) مین لکھہ چکا ہے۔ جو صاحب عام لوگون مین ہمارے اتباع کہلاتے ہین وہ کئی مسایل مین ہمارے مخالف ہین۔ اور طرفہ یہ ہے کہ بعض انمین عامی ہین پہر وہ برملا کہتے ہین کہ فلان مسئلہ مین ہماری رائے مولوی صاحب کے مخالف ہے۔

ایسے لبرل اور آزاد اور بے قید فرقہ کی نسبت یہ کہنا کہ نواب صاحب کا خیال و مقال اس گروہ کے تمام اشخاص کا خیال و مقال ہے۔ کیونکہ صحیح و انصاف ہو سکتا ہے

تاہم ہم کو اپنے علاتی بہائیون اہل تقلید پر کمال درجہ کا افسوس و تعجب ہے کہ وہ ہم کو لامذہب و غیر مقلد بھی کہتے ہین پہر اسیکے مخالف نواب صاحب کا مقلد اور انکے مذہب کا پیرو بھی بتاتے ہین۔ یہ دو متناقض باتون کا قایل ہونا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بلالحاظ ثبوت اس امر کے کہ کوئی فرقہ کسی خاص شخص کا مقلد ہے اس شخص کے قول و فعل کو کل فرقہ کا قول و فعل قرار دینا اور ایک کی بغاوت سے کل فرقہ کو باغی کہنا جایز ہے۔ تو اس الزام سے کوئی شخص کسی فرقہ کا بری نہین ہو سکتا کیونکہ صفحہ ہستی پر ایسی کوئی قوم نہین جسمین کوئی نہ کوئی مفسد و باغی نہو۔ اسکے نظایر اس وقت یورپ کے مہذب اقوام آیرش وغیرہ مین

بکثرت پائی جاتی ہین ۔ جن کی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ نمبر (۱۰) جلد (۸) مین کر چکے ہین ۔

ہمارے اس بیان پر شاید ہمارے بھائی یہ اعتراض کرین کہ اس گروہ نے تو نواب صاحب کو مجدد و مجتہد وقت تسلیم کر لیا ہے پھر ان کے مقلد نواب نہونے کے کیا معنے اور ان کے خیال و مقال سے اس فرقہ کے الگ رہنے کی کیا وجہ ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مجتہد تو اس فرقہ کے خواص سے کسی نے نوابصاحب کو نہین کہا ۔ گو بعض اوصاف مجتہدین اور قوت اجتہاد کا انمین پایا جانا تسلیم کیا ہے ۔ اور اگر کسی نے انکو مجتہد کہا بھی ہے تو اس سے قابل کا (چہ جائے کل فرقہ کا) مقلد نوابصاحب ہونا ثابت نہین ہوتا یہ فرقہ مجتہدین اربعہ و بعض محدثین سابقین (امثال امام بخاری وغیرہ) کو مجتہد مانکر انکے مقلد نہ بنے تو نوابصاحب کو مجتہد کہنے سے انکے مقلد کیونکر ہو گئے ۔ کہ ان کے افعال و اقوال اُن کے افعال اقوال ہو سکین ۔

ہان نوابصاحب کو اس فرقہ کے بعض اشخاص نے مجدد ضرور تسلیم کر لیا ہے ۔ اور سب سے پہلے جس نے یہ لقب اُن کے لئے تجویز کیا ہے وہ یہی خاکسار ایڈیٹر ہے ۔ مگر کسیکو مجدد تسلیم کرنے سے اسکا مقلد بن جانا کسیکے وہم و خیال مین نہین آتا ۔ مجدد ہونا بعض ایسے معنے بھی رکھتا ہے جس مین اجتہاد و تقلید کا دخل ہی نہین ۔ جیسے صوفیون اور زاہدون کا مجدد ہونا و علیٰ ہذا القیاس ۔

* ہماری اس کلام سے وہ خواص مستثنےٰ و خارج ہین ۔ جن کو نوابصاحب سے کوئی خاص تعلق ملازمت وغیرہ رہا ہے ۔ اور انہون نے آپکی کتب مطبوعہ کی تقریظات و تواریخ طبع مین آپ کو مجتہد کہا ہے ۔

ہم نے نوالصاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدّد کہا ہے

ایک یہ کہ اُن سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابین تصانیف سلف مختلف علوم مین اُنہون نے بصرف زر چھپواکر ملکون مین شایع کی ہین۔ اور بعض کتابین تصانیف سلف سے ملخص کرکے اُنہون نے خود بھی بنائی اور چھپوائی ہین۔

دوسری وصف بعض رسم اسلام کو زندہ کرنا۔ اور بعض رسوم بد کو مٹانا جنکی تفصیل اشاعۃ السنتہ نمبر ۲ جلد ۹ مین ہو چکی ہے۔ ان دونو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ مین ہم نے ان کو مجدد نہین کہا۔ اور ان دونو اوصاف مین مجدد ہونے سے انکا مجتہد ہونا لازم نہین آتا۔ چہجاے لوگون کا انکا مقلد ہونا۔

اس جواب کو بنظر انصاف پڑہنے سے امید ہے ہمارے بہائی اپنے اعتراض کو واپس لینگے۔ اور اس فرقہ کے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہینگے۔ اور انکے خیال مقال کو انکا خیال و مقال قرار دینگے۔

گورنمنٹ نے اگر ہمارے بہائیون کی اسبات سے دہوکا کہایا

اور انکی تجویز سزا پر عمل کرنا چاہا ہے (چنانچہ فی الحال ہندوستان و پنجاب کے فرضی وہابیون کی مردم شماری کے حکم سے جسکا ذکر مشیر قیصر لکہنو۔ علیم الاخبار کلکتہ وغیرہ اخبارون مین ہوا ہے مفہوم ہوتا ہے) تو از راہ عطوفت خسروانہ و معدلت شاہانہ وہ اس دہوکہ سے بچے اور انکی تجویز کو معرض قبول مین جگہہ نہ دے نوالصاحب کے خیال کو (اگر گورنمنٹ اسکو برا ہی سمجہتی ہے) ہندوستان و پنجاب کے کسی اہلحدیث کا خیال نہ سمجہے۔ خصوصاً ان لوگون کا جن کی وفاداری کا وہ تازک فتون مین امتحان کر چکی ہے اور ان کو خیر خواہی و وفاداری کا سارٹیفکٹ

دی جکی ہے۔

اس مضمون کا اصلی باعث تحریر اسی امر کا جتانا ہے۔ نوابصاحب کی تائید جو کچھ اس مضمون مین لکھا گیا ہے۔ وہ تبعًا ہے اور اس غرض سے کہ اُن کے سبب سے کل قوم ناحق بدنام نہو۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اپنی بیدار مغز گورنمنٹ سے امید رکہتے ہین کہ وہ پوری توجہ و انصاف سے اسکو ملاحظہ فرمائیگی اور داد حق دیگی۔

ناظرین و مناظرین معاصرین کیخدمت مین

التماس

اس مضمون مین ہمنے اپنے خیال مین نہایت راست بازی و آزادی و غیر طرفداری سے نوابصاحب بھوپال اور اُنکے گروہ اہلحدیث کی الزام بغاوت گورنمنٹ سے برارت کی ہے۔ لہذا جو معصر و اہل نظر ہمارے اس دعا و خیال سے متفق ہون وہ اپنے اخبار و ں و تحریرات مین اس مضمون کی بڑے جوش کے ساتھ تائید کرین۔ اور جنکو اسمین ناراستی و ناواجب رعایت کا شبہ ہو وہ بلا لحاظ و بے تکلف اس مضمون کے ناراست باتو نپر نکتہ چینی کرکے ہم کو اسپر مطلع کرین۔ ہم انکی نکتہ چینی کو انصاف پر مبنی پائینگے تو بڑے مسرت و ممنونی کے ساتھ اپنی خیال سے رجوع کرکے انکی ساتھ ہو جائینگے۔ اور اگر اسمین غلطی یا خطا پر متنبہ ہونگے۔ تو بڑے ادب کے ساتھ اس غلطی پر ان حضرات کو متنبہ کرینگے۔ ہمارا مقصود اس مضمون کی تحریر سے حق پرستی ہے نہ قوم پرستی یا سخن پروری۔ انصاف کی ساتھ سلطنت و رعایا مین اقامت رابطہ اتحاد و یکجہتی ہے نہ سلطنت یا رعایا کو دہوکہ دہی۔ لہذا ہم حق و انصاف کے ساتھ ہین۔ جہان ہو اور جسکی پاس ہو اور ناحق و خلاف انصاف کے مخالف ہین خواہ کسیکی جانب ہو۔ واللہ الموفق۔